﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

قائم مقام ایڈیٹر :۔ عبدالباسط شاھد

جلد 16 | جمعۃ المبارک 23 جنوری 2009ء | 26 محرم الحرام 1430 ہجری قمری ❁ 23 صلح 1388 ہجری شمسی | شمارہ 04

ساری دعائیں جمع کردیں

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے یہ دعا کی اور فرمایا کہ مَیں نے اس میں تمہارے لئے ساری دعائیں جمع کردی ہیں۔ ’’اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ ہم سے راضی ہوجا اور ہم سے (بندگی) قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور آگ سے بچا اور ہمارے سارے کام درست کردے‘‘۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللّٰہ حدیث نمبر3826)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقیناً یاد رکھو کہ ابتلاء اور امتحان ایمان کی شرط ہے اس کے بغیر ایمان، ایمان کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلاء ملتی ہی نہیں ہے

’’بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زبانی تو ایمان کے دعوے کرتے ہیں اور مومن ہونے کی لاف وگزاف مارتے رہتے ہیں لیکن جب معرض امتحان وابتلا میں آتے ہیں تو ان کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اس فتنہ وابتلا کے وقت ان کا ایمان اللہ تعالیٰ پر ویسا نہیں رہتا بلکہ شکایت کرنے لگتے ہیں اسے عذابِ الٰہی قرار دیتے ہیں۔ حقیقت میں وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں۔ جن کو صالحین کا مقام حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہی تو وہ مقام ہے جہاں انسان ایمانی مدارج کے ثمرات کو مشاہدہ کرتا ہے اور اپنی ذات پر ان کا اثر پاتا ہے اور نئی زندگی اسے ملتی ہے لیکن یہ زندگی پہلے ایک موت کو چاہتی ہے اور یہ انعام وبرکات امتحان وابتلاء کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے اور ابتلاء مومن کے لئے شرط ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ (العنکبوت:3) یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جاویں گے کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بےفکر نہیں ہونا چاہئے اور ابتلاء پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتحیاب اجابت چاہتا ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ انسان خواہش تو اعلیٰ مدارج اور مراتب کی کرے اور ان تکالیف سے بچنا چاہے جو ان کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ ابتلاء اور امتحان ایمان کی شرط ہے اس کے بغیر ایمان، ایمان کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلاء ملتی ہی نہیں ہے۔ دنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے کہ دنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قسم قسم کی مشکلات اور رنج وتعب اٹھانے پڑتے ہیں۔ طرح طرح کے امتحانوں میں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے اور پھر بھی وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جیسی نعمت عظمیٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں یہ بدوں امتحان کیسے میسر آسکے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 510)

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

تمام مذاہب کے بانیوں نے یہ تعلیم دی کہ اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں۔ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد خدا اور بندے کے تعلق کو مضبوط کرنا ہے تاکہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کے قریب آئے اور خدا کا حق بھی ادا کرے اور اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرے۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسیں۔ کیرالہ کی جماعت کے عشائیہ میں شرکت اور خطاب۔

ممبران پارلیمنٹ اور دیگر کی شرکت اور حضور انور سے ملاقات۔ اخبارات کے رپورٹرز کو انٹرویوز۔ اخبارات میں کوریج

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

30 نومبر 2008ء بروز اتوار:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل میں نماز کے لئے مخصوص کئے گئے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

پروگرام کے مطابق سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس ایسکورٹ میں ’’احمدیہ مسجد عمر‘‘ ارناکولم کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کی گاڑی اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ جب قافلہ کو ایسکورٹ کرتی ہے تو سڑک پر چلنے والی

ٹریفک آہستہ ہو جاتی ہے اور بعض جگہ رک جاتی ہے جب تک سارا قافلہ گزر نہیں جاتا۔ لوگوں سے بھری ہوئی مارکیٹوں سے جب یہ قافلہ گزرتا ہے تو دوکاندار اور خرید وفروخت کرنے والے اور راہ چلتے مسافر اور گھروں کے مکین سبھی کی نظریں اس قافلہ پر ہوتی ہیں۔

مسجد عمر سڑک سے نیچے اترنے کے بعد ایک گلی کے اندر ہے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی اس گلی میں داخل ہوتی ہے تو دونوں طرف آباد مکین اپنے مکانوں کی دیواروں کے ساتھ آ کھڑے ہوتے ہیں۔ بعض اپنے گھروں کی بالکونیوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آتے جاتے دیکھتے ہیں۔ مقامی جماعت نے اس ساری گلی کو ہی سجایا ہوا ہے اور مسجد تک کے راستہ کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا ہوا ہے۔ پھر مسجد کو چاروں طرف سے بجلی کے روشن قمقموں سے مزین کیا گیا ہے اور یہ بلند و بالا میناروں والی مسجد بہت خوبصورت لگتی ہے۔ حضور انور کی مبارک آمد سے سارے علاقے کی جہاں روحانی زینت کا موجب بنی ہوئی ہے وہاں ظاہری زینت کا موجب بھی ہے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد عمر پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جب بھی حضور انور مسجد تشریف لاتے ہیں تو احباب کا ایک ہجوم حضور انور کی آمد کا منتظر ہوتا ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہو جاتے ہیں اور ''السلام علیکم حضور'' کی آوازیں ہر طرف سے بلند ہوتی ہیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنے دفتر تشریف لاتے ہیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج Palaghat Zone کی جماعتوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ درج ذیل 9 جماعتوں Manndar Ghat، Muriyakanni، Alanallur، Palakkad، Koduvayer، Kavasseri، Chelakkara، Chavakkad اور Pallipuram کے 1190 احباب جماعت مرد وزن نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان جماعتوں سے آنے والے خاندان 100 کلومیٹر سے لے کر 200 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ چھوٹے بڑے سبھی ایک جذبہ سے سرشار تھے۔ ان کے چہروں پر خوشی و مسرت کی لہریں تھیں۔ یہ لوگ قطاروں میں کھڑے اس لمحہ کے منتظر تھے جب انہیں اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور کا دیدار نصیب ہونا تھا۔ انہوں نے حضور انور سے باتیں کرنی تھیں، اپنا حال بیان کرنا تھا۔ ہر ایک اپنے دل میں، اپنے سینہ میں عشق و محبت کی ایک داستان سموئے ہوئے تھا۔ ہر ایک کی عقیدت کا اپنا اپنا رنگ تھا۔ یہ لوگ مسکراتے ہوئے کمرہ ملاقات میں داخل ہوتے اور خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ باہر نکلتے۔ بعض تو اپنے جذبات پر قابو رکھتے اور بعض ایسے بھی تھے کہ جو آنسو بھی بہاتے اور ایک دوسرے سے مل کر خوشی کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آج کا یہ دن دکھایا ہے جس کے دیکھنے کے لئے ان کے آباء و اجداد میں سے کئی نسلیں گزر گئیں۔ یہ لوگ اپنی خوش قسمتی پر رشک کرتے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام بارہ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

بعد ازاں واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں صوبہ کیرالہ کی مختلف جماعتوں کے واقفین نو بچے شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ محمد ابوالوفا نے پیش کی۔ اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم حسین رحمٰن نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم سعید احمد نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم عبدالواسع نے پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

''لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں۔ جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں''

خوش الحانی سے عزیزم عاقب سلیمان نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پندرہ سال اور اس سے اوپر کی عمر کے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو خود وقف کرنا چاہئے کہ ہم وقف کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے والدین نے جو ہمیں وقف کیا تھا، جو فارم پُر کیا تھا ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اب آپ نے خود نیا فارم پُر کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جامعہ میں کتنے جائیں گے۔ میڈیسن اور انجینئرنگ میں کون کون جائے گا۔ اسی طرح اساتذہ کون بنیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب اسی کیرالہ سٹیٹ کی مختلف جماعتوں سے ہیں ، اپنے اپنے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کریں اور یہ کہ کونسی فیلڈ ایسی ہے جو جماعت کے لئے زیادہ مفید ہے اور مجھے وہ اختیار کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا جنہوں نے ابھی اپنے مستقبل اور کسی شعبہ کو اختیار کرنے کے بارہ میں فیصلہ نہیں کیا وہ بھی اپنے سیکرٹری سے پوچھیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے جماعت کے لئے خدا کی خاطر زندگی وقف کی ہے۔ اب آپ نے جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اپنے اندر انقلابی تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرنی ہے، اس کی عادت ڈالیں۔ اپنے والدین، رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرنا ہے۔ اچھا سلوک کرنا ہے۔ آپ کے عمل سے لوگوں کو پتہ چلے کہ آپ لوگ دوسروں سے مختلف ہیں۔ آپ کا عمل، آپ کا کردار ہر پہلو سے مثالی اور اعلیٰ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ دیں اور دوسری اردگرد کے ماحول کی Activities میں زیادہ Involve نہ ہوں۔ جو وقت پڑھائی سے بچے اس میں کھیلیں کود یں لیکن ٹی وی اور انٹرنیٹ پر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ یہ چیزیں مستقبل کو تباہ کر دیتی ہیں۔ ایسی فلمیں نہ دیکھیں جو اسلام احمدیت کی روایات کے خلاف ہیں۔ یہاں اس قسم کی بہت سی فلمیں ہندو کلچر کی ہیں، کرسچین کلچر کی ہیں۔ آپ کو صرف Knowledge ہونا چاہئے۔ لیکن ان سب چیزوں سے بچیں۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔ یہ آپ پر اثر انداز نہ ہوں۔ آپ کے مذہب، دین پر اثر انداز نہ ہوں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو فرمایا کہ کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھیں۔

۞...... ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور کو کیرالہ کیسا لگا؟ حضور انور نے فرمایا: بڑا اچھا لگا۔ بہت خوبصورت جگہ ہے اگرچہ موسم گرم ہے۔ سرسبز و شاداب ہے۔

۞...... ایک بچے نے دریافت کیا کہ حضور دوبارہ کب آئیں گے؟ حضور انور نے فرمایا جب اللہ لائے گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور ٹوپیاں عطا فرمائیں۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس ساڑھے بارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد بارہ بج کر 35 منٹ پر واقفات نو بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس کلاس میں مختلف جماعتوں سے 37 واقفات نو بچیاں شریک ہوئیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امتہ الحفیظ نے پیش کی اور جس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ درّ شہسوار نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں عزیزہ ٹی فائزہ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث پیش کی اور اس کا ترجمہ عزیزہ نصیحہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ ملیحہ محمود نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ وقف نو سکیم کیا ہے؟ ایک بچی نے جواب دیا کہ وہ بچے اور بچیاں ہیں جن کو ان کے والدین نے جماعت کے لئے وقف کر دیا ہوا ہے۔

حضور انور نے پندرہ سال اور اس سے بڑی عمر کی بچیوں سے دریافت کیا کہ کتنی بچیاں ہیں جنہوں نے باقاعدہ اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے۔ اس پر کافی بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ اس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر دو بچیوں نے پروفیشنل کورسز اور باقی زیادہ تر بچیوں نے ٹیچنگ لائن میں جانے کے ارادہ کا اظہار کیا۔

جب یہ ذکر ہوا کہ یہاں اکثر سکول Co Education ہیں تو حضور انور نے بچیوں کو باپردہ رہنے اور اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچیوں کی دوستیاں بچیوں سے ہی ہونی چاہئیں اور واقفات نو بچیوں کو معاشرے میں اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہئے۔

بعد ازاں ایک بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بعض کتب پیش کیں۔ اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سکارف عطا فرمائے۔

ایک بج کر دس منٹ پر یہ کلاس اختتام کو پہنچی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے بعض امور سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد عمر'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کی ایسکورٹ میں تاج ہوٹل تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دئے۔

تقریب عشائیہ

آج شام پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں کیرالہ کی جماعتوں کی طرف سے تاج ہوٹل میں ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں علاقہ کی مختلف شخصیات شامل ہوئیں۔ شامل ہونے والے مہمانوں میں ممبر پارلیمنٹ، نیشنل اسمبلی، دیگر سرکردہ احباب، پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، تاجر حضرات اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ صد سے زائد مہمان شامل ہوئے۔

پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان حضرات اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں داخل ہوئے تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا۔ بعض مہمانوں نے حضور انور کو اپنا تعارف کروایا۔

تقریب کا آغاز آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد سلیم صاحب نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں پروفیسر عبدالجلیل صاحب لوکل امیر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور اس تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنے اس تعارفی ایڈریس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور جماعت احمدیہ کے قیام اور خلافت احمدیہ کا تعارف کروایا۔

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Hon. Sebastian Paul نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت دنیا کے 193 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ اور دوسرے اسلامی فرقوں میں بعض نظریاتی اختلافات ہیں مگر بحیثیت ایک غیر مسلم میرے لئے قرآن شریف ہی حَکَم ہے جو ہمیں محبت، رحم اور انسانی ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔

ہم آج کل ایک بہت ہی مشکل دور میں زندگی گزار رہے ہیں اور بنیادی سوال یہ ہے کہ ہم واپس امن کی طرف کیسے جائیں؟ آپ کی جماعت نے تمام دنیا کو اپنی تعلیم سے روشناس کر دیا ہے اور اس مشن کو آگے بڑھتے رہنا چاہئے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ حضور انور کا دورہ ہمارے معاشرہ میں ایک نئی روح پھونک دے گا جس کے ذریعے ہم مختلف مذاہب ایک دوسرے کے لئے برداشت سے کام لیں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا پیغام دنیا کی بہبودی اور بھلائی کے لئے ایک مشعل راہ ثابت ہوگا۔ مَیں آپ کو کوچین (Kochin) شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ کے بعد پروفیسر ایم کے ساہنو (M.K.Sahno) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ پیارے حضور آج کوچین میں موجود ہیں۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا میں

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر26

مولوی رشید احمد چغتائی بلاد عربیہ میں

ہم نے مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کی خدمات کے تذکرہ میں عرض کیا تھا کہ ان کے دور میں بلاد عربیہ میں دو مبلغین کرام تشریف لائے جن میں سے ایک مولوی رشید احمد چغتائی صاحب تھے۔جنہوں نے پہلے اردن میں اور پھر لبنان میں تبلیغ احمدیت کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ذیل میں اس کا کسی قدر تذکرہ کیا جائے گا۔

اردن مشن کی بنیاد

خلیج فارس سے مراکش تک پھیلی ہوئی عرب دنیا میں شرق اردن (Jordon) ایک نہایت مشہور مملکت ہے۔اردن کا علاقہ صدیوں تک دمشق، حمص اور فلسطین کی طرح شام کی اسلامی عملداری میں شامل رہا۔مگر پہلی جنگ عظیم کے بعد اسے برطانیہ کے زیرحمایت ایک مستقل ریاست تسلیم کرلیا گیا۔یہ ریاست دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر برطانوی انتداب سے آزاد اور خودمختار ہوگئی اور عبداللہ بن الشریف حسین الہاشمی اس کے پہلے آئینی بادشاہ قرار پائے۔

شاہ عبداللہ والیٔ اردن کی بادشاہت کے تیسرے سال مولوی رشید احمد صاحب چغتائی واقفِ زندگی 3/ماہ امان/1327ہش بمطابق 3مارچ 1948ء کو حیفا سے شرق الاردن کے دار السلطنت عمان پہنچے اور ایک نئے احمدی مشن کی بنیاد ڈالی ۔ یہ مشن 7/ماہ وفا 1328ہش بمطابق 7جولائی 1949ءتک جاری رہا۔اس کے بعد آپ شام ولبنان میں تشریف لے گئے اور دینِ برحق کی منادی کرنے لگے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح موعودؓ نے مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کو قادیان سے رخصت کرتے وقت حسب ذیل ہدایات ان کی نوٹ بک میں تحریر فرمائی تھیں۔

’’رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو جن سے تعلق نہ ہو۔قرآن کریم فرماتا ہے لغو باتوں سے پرہیز کرو،تبلیغی ہدایات بہت دی جاچکی ہیں ان کو یاد کریں اور ان پر عمل کریں ۔کسی نے کہا ہے ’’ایاز قدرِخود بشناس‘‘ اس مقولہ کو یادرکھو،ہم غریب لوگ ہیں ۔ہم نے اپنے ذرائع سے کام لے کر دنیا فتح کرنی ہے یہ سبق بھولا تو تبلیغ یونہی بیکار ہو جائیگی۔ باقی فتح دُعاؤں اور نماز اور روزہ سے آئے گی۔تبلیغ سے زیادہ عبادت اور دُعا اور روزہ پر زوردو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

(23/10/1946)‘‘

پھر 3نبوت 1326ہش بمطابق 3نومبر 1947ء کو مولوی صاحب کا ایک خط ملاحظہ کرکے ارشاد فرمایا:۔

’’اب وقت کام کا ہے۔تبلیغ پر زور دے کر ایک موت وارد کریں تا احمدیت دوبارہ زندہ ہو اور مالی اور روحانی قربانی کی جماعت کو نصیحت کریں۔اب ہر ملک کو ایسا منظّم ہونا چاہیے کہ ضرورت پڑنے پر وہی تبلیغ اور سلسلہ کا بوجھ اٹھا سکے۔ پہلے بہت سستی ہوچکی۔اب ایک معجزانہ تغیر ہمارے مبلغوں اور جماعت میں پیدا ہونا چاہیے۔‘‘

اُردن مشن کی ابتداء نہایت پریشان کن ماحول اور حوصلہ شکن حالات میں ہوئی۔قضیۂ فلسطین کے باعث ہر طرف ابتری پھیلی ہوئی تھی اور دوسرے کثیر التعداد مظلوم فلسطینی مسلمانوں کی طرح حیفا کے متعدد احمدی گھرانوں کو بھی ہجرت کر کے شام ولبنان میں پناہ گزین ہونا پڑا تھا۔خود مولوی رشید احمد صاحب چغتائی جو حیفا ہی سے اُردن میں تشریف لائے تھے محض اجنبی اور غریب الدیار تھے۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنی تبلیغی ،علمی اور اصلاحی سرگرمیوں کا آغاز ایک ہوٹل سے کیا جہاں آپ صرف چند ہفتے مقیم رہے مگر پھر جلد ہی اخراجات میں تنگی کی وجہ سے اپنے ایک عرب دوست السید عبد الكريم المعايطه ابن الحاج محمد هلال المعايطه کے ساتھ ایک کمرہ میں رہائش پذیر ہوگئے۔ چند ماہ بعد جب فلسطین کے ایک مخلص عرب احمدی پناہ گزین السید طٰہٰ القزق عمان میں آگئے تو مولوی صاحب ان کے پاس ایک مختصر کمرہ میں منتقل ہوگئے ۔یہ کمرہ کرایہ پر لیا گیا تھا اور شارع المحطة (ریلوے روڈ) پر واقع تھا۔

اُردنی پریس میں احمدی مبلغ اور جماعت احمدیہ کا ذکر

مکرم مولوی صاحب نے عمان میں قیام پذیر ہونے کے چند روز بعد نہ صرف انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانا شروع کردیا بلکہ اردن کے صحافیوں سے خصوصی رابطہ قائم کر کے پبلک کو احمدیت اور اس کی اسلامی خدمات سے روشناس کرانے کے بہترین مواقع پیدا کر لئے۔نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت مختصر وقت کے اندر پورے اُردن پریس میں احمدی مبلغ اور احمدیت کے تذکرے ہونے لگے۔چنانچہ ’’الاردن‘‘ ، ’’الجزیرہ‘‘، ’’النسر‘‘، ’’وكالة الأنباء العربيه‘‘ اور ’’الدفاع‘‘ جیسے مقتدر اور بااثر اخباروں نے تعارفی نوٹ شائع کئے یہاں بطورنمونہ صرف دو اقتباس مع ترجمہ درج کئے جاتے ہیں:۔

1۔’’الأردن‘‘ نے حسب ذیل نوٹ درج اشاعت کیا:۔

’’زارنا في إدارة هذه الجريدة المبشرالإسلامی الأستاذ رشيد احمد جغتائی الأحمدی الهندی فأنسنا به بعض الوقت و بالنظر لما يربط الدول العربية بدولة الباكستان الجديدة من روابط دينية واجتماعية سألنا حضرته أسئلة كثيرة تتعلق بالهند و بمسلميها وهند وكيها۔

والأستاذ ينتمی إلى الجماعة الأحمديه التی تبشر بالدين الإسلامی والمنتشرة فی أقطارالعالم۔ وهو شاب فی نحوالثلاثين ربيعا أوقف حياته فی خدمة دين الإسلام و نشره۔

وعلمنا أنه زارعدداً من الشخصيات الدينية والحكومية وسيتشرف بمقابلة جلالة الملك المعظم و حدثنا عن تعلق مسلم الهند بالعرب ومحبتهم لآل البيت۔

وقد قال إن مسلمی الهند يعتقدون أنهم مدينون دينا عظيما للعرب الذين نشروا بينهم لواء الإسلام فاهتدوا بهديه وأنهم لو فقدوا أعظم ما لديهم فی سبيل نصرة العرب لما وفواجزءاً من فضلهم هذا عليهم ثم قال ردا على سؤالنا إن مسلمی الهند متعلقون بال البيت و محبون لهم أعظم الحب۔

وقد أطلعنا الأستاذعلى النشرات الدينية التی تصدر فی جميع بلدان العالم لنشرالدين الإسلامی من قبل الجماعة الأحمدية ثم قال إن الجماعة فی أنحاء العالم تنشرالدعاية القوية لفلسطين العربية ومقدساتها الدينية ويقاومون الدعاية الصهيونية

وكتب إمام الجماعة (حضرت ميرزا بشير الدين محمود أحمد)مؤخراً رسالة فی موضوع فلسطين نشرت باللغة الأردية و ترجمت إلى جميع اللغات دفاعا عن فلسطين العربية‘‘

(جریدہ ’’الاردن‘‘ عمان نمبر 1202 جلد29۔ 17 جمادی الاول 1367ھ بمطابق 2/اپریل1948ء)

مبلغ اسلام مولوی رشید احمد صاحب چغتائی الاحمدی الہندی ہمارے دفتر میں بغرض ملاقات تشریف لائے ۔ہم نے آپ سے ان دینی اور اجتماعی روابط وتعلقات کی بناء پر جو پاکستان کی نئی مملکت کو عرب حکومتوں سے وابستہ کرتے ہیں، نیز برصغیر کے مسلمانوں اور ہندوؤں کی نسبت متعدد سوالات کئے۔

جناب مولوی صاحب جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں جو مذہب اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرتی اور اکنافِ عالم تک پھیلی ہوئی ہے۔مولوی صاحب قریباً تیس سالہ جوان ہیں۔ آپ نے خدمتِ دین او راشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کررکھی ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ ملک کے بہت سے مذہبی راہنماؤں اور اعلیٰ سرکاری افسروں سے مل چکے ہیں اور عنقریب جلالۃ الملک شاہ معظم کی ملاقات سے بھی مشرف ہونے والے ہیں۔آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کے عرب سے تعلق اور اہل بیت نبوی سے عقیدت ومحبت کا بھی تذکرہ کیا۔

انہوں نے فرمایا کہ مسلمانانِ برصغیر کا اعتقاد ہے کہ وہ عربوں کے بیحد مقروض ہیں جنہوں نے ان کے یہاں پرچم اسلامی لہرایا اور جن کی راہ نمائی سے وہ ہدایت یافتہ ہوئے۔سو اگر وہ عربوں کی اعانت وتائید میں اپنی عزیز ترین متاع بھی خرچ کردیں تب بھی وہ ان کی مہربانی کا صلہ نہیں دے سکتے۔انہوں نے ایک سوال کے جواب میں مزید فرمایا۔کہ برصغیر کے مسلمان اہلِ بیت نبوی ﷺ سے گہری محبت والفت رکھتے ہیں۔

مولوی صاحب نے وہ مذہبی لٹریچر بھی دکھایا جو احمدی جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں دین اسلام کی اشاعت کے لئے شائع ہوتا ہے۔ پھر بتایا کہ جماعت احمدیہ فلسطین عربیہ اور اس کے مقدس مقامات کی حفاظت وتائید اور صہیونی پراپیگنڈا کے قلع قمع کے لئے سرگرم عمل ہے ۔ چنانچہ حال ہی میں خود امام جماعت احمدیہ (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد) نے مسئلہ فلسطین کے موضوع پر اردو میں ایک مضمون سپرد قلم فرمایا جو فلسطینی عربوں کے دفاع کی غرض سے دیگر زبانوں میں بھی شائع کیا جاچکا ہے۔

2۔ممتاز جریدہ ’’النسر‘‘ نے لکھا:۔

’’قدم العاصمة المبشر الإسلامی الهندی ميرزا رشيد أحمد جغتائی الأحمدی ليقوم بجولة فی ربوع الأردن و هو من الجماعة الأحمدية إحدى طوائف الإسلام و مركز ها فی الهند۔ وإمامها الحالی حضرة ميرزا بشير الدين محمود أحمد وهذه الجماعة تعمل على الدعوة إلى الإسلام والتبشير بالدين الحنيف۔ و ينتشر أعضاؤها و مبشروها فی جميع أنحاء العالم وقددخل فی الإسلام ألوف من الناس بفضل جهود أفراد هذه الجماعة۔ كما أسست عددًا كبيراً من المساجد والجوامع و المراكز التبشيرية فی أكثر أرجاء العالم ومنها فی إنجلترا وأمريكا و أفريقيا و جزرالهند والصين واليابان وألبانيا و فرنسا وإيطاليا و سويسرا۔ وقد ترجمت الجماعة القران الكريم الى عشر لغات أجنبية۔

و يبلغ عدد الأحمديين فی العالم عدة ملايين وتعتقد جماعة الأحمديين بأن مؤسسها الأول حضرة ميرزا أحمد (عليه السلام) المولود سنة 1835ء والمتوفى سنة 1908ء ۔هوا لمهدی المنتظر والمسيح الموعود والمجدد للقرن الرابع عشر الهجری۔ وقد جاء ليقيم الشريعة المحمدية ويحيی الدين ويخدم الإسلام حتى تكون الغلبه له۔ وقد ألف و كتب 80 كتابا كلها فی تائيد الإسلام والدفاع عنه۔ و بعضها باللغة العربية الفصحى۔ وقد أطلعنا المبشرالضيف على نشرات مختلفة تصدرها الجماعة الأحمدية فی الهند و خارجها۔ كما أخبر نا أن أفراد هذه الجماعة قاموا بدعاية واسعة لقضية فلسطين فی مختلف مراكزها وخاصة فی الهند۔ حيث أصدر ميرزابشير الدين رسالة باللغة الأردية يشرح فيها قضية فلسطين‘‘۔

(جریدہ ’’النسر‘‘ عمان 4جمادی الثانی 1368ھ بمطابق 13/اپریل1948ء نمبر 48 جلد اول)

ترجمہ: ان دنوں برصغیر سے میرزا رشید احمد چغتائی الاحمدی مملکت شرق الاردن کے دورہ کی غرض سے دارالسلطنت عمان میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔آپ کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے جو اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے جس کا مرکز ہندوستان میں ہے اور جس کے موجودہ امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں ۔ یہ جماعت اعلائے کلمۂ اسلام میں مصروف ہے اور اس کے افراد اور مبشرین اکناف عالم تک پھیلے ہوئے ہیں۔اس جماعت کی شاندار مساعی کے نتیجہ میں جہاں ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں وہاں دنیا کے اکثر حصوں میں مسجدیں ، مدرسے اور تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔انگلستان،امریکہ، افریقہ، جاوا، سماٹرا وغیرہ ، جزائر ہند، چین ، جاپان ، البانیہ، فرانس، اٹلی، سوئٹزرلینڈ وغیرہ۔ یہ جماعت دس غیرملکی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بھی کر چکی ہے۔

دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد چندملین ہے ۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت میرزا احمد (علیہ السلام) (جن کی ولات 1835ء میں اوروفات 1908ء میں ہوئی) مہدی منتظر، مسیح موعود اور چودہویں صدی کے مجدد ہیں اور آپ کی آمد شریعت محمدیہ کے قیام،

احیائے دین اور خدمت اسلام کے لئے ہوئی تھی تاکہ اسے غلبہ نصیب ہو۔ آپ نے 80 کے قریب کتابیں تالیف فرمائیں جو سب اسلام کے دفاع اور تائید میں تھیں اور جن میں سے بعض فصیح عربی زبان میں ہیں۔ ہمیں مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے برصغیر اور بیرونی ممالک میں شائع ہونے والا لٹریچر بھی دکھایا۔ نیز اس جدوجہد سے بھی مطلع کیا جو مسئلہ فلسطین کے بارے میں جماعت احمدیہ کے مختلف مشنوں نے کی ہے۔ بالخصوص برصغیر میں خود حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد (امام جماعت احمدیہ) نے قضیۂ فلسطین پر روشنی ڈالنے کے لئے ایک خاص مضمون شائع فرمایا۔

اردن کی اہم شخصیتوں تک پیغام احمدیت

1۔ السید عبد الرحمن الخلیفہ رئیس الدیوان الملکی (پرائیویٹ سیکرٹری شاہ اردن)

2۔ صاحب السعادۃ سعید پاشا مفتی
(وزیر داخلہ اردن)

3۔ السید محمد امین الشنقیطی
(وزیر تعلیم وقاضی قضاۃ)

4۔ فوزی پاشا ملقی
(وزیر خارجہ اردن)

5۔ عبداللہ النجار
(اردن میں لبنانی وزیر مفوض)

6۔ شیخ عبد العزیز
(اردن میں سعودی وزیر مفوض)

7۔ عبداللہ بک تک
(لیفٹننٹ جنرل۔ فلسطینی محاذ کے نامور جرنیل و بیت المقدس کے فوجی گورنر)

8۔ بہجت بک تلحونی
رئیس محکمہ ہدایت اربد
(جو چار دفعہ اردن کے وزیر اعظم بنائے گئے)

9۔ ہزاع المجالی
رئیس بلدیۃ العاصمہ و مدیر التشریفات الملکیہ
(آپ بھی بعد میں وزارت عظمیٰ کے منصب پر پہنچے)

علاوہ ازیں مولوی صاحب موصوف کو اسمبلی کے ممبروں، مختلف مدارس کے ہیڈ ماسٹروں اور سماجی لیڈروں سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔

جناب بہجت تلحونی سے اردن میں مبشر احمدیت کی پہلی ملاقات ہوئی تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی غلبۂ اسلام کے لئے بین الاقوامی کوششوں کو بہت سراہا اور اپنے قلم سے حسب ذیل نوٹ لکھا:۔

"إنہ لمِمَّا یثلج الصدرو یحیی القلب أن نری بین ظھرانینا وفی معظم أنحاء العالم مبشرین عالمین مسلمین أمثال الأستاذ السید رشید أحمد چغتائی الھندی الباکستانی یعلمون أمور الشرع الإسلامی و یسعون لتعلیمہ ورفع رأیۃ الإسلام۔ فبارک اللہ فیھم وکثّرمن امثالھم و نفع البشرمن علمھم والسلام علی من اتبع الھدیٰ"

۵/۷/۴۸

بہجت

رئیس محکمہ ھدایۃ إربد

وزارۃ العدلیہ المملکۃ الأردنیۃ الھاشمیۃ

ترجمہ: یقیناً یہ امر سینہ میں ٹھنڈک پیدا کرتا اور دل کو شگفتگی، تازگی اور زندگی بخشتا ہے کہ ہم اپنے درمیان اور دنیا کے بیشتر علاقوں اور طرفوں میں مولوی رشید احمد صاحب چغتائی پاکستان کی مانند تبلیغ کرنے والے مسلم علماء دیکھ رہے ہیں جو شریعتِ اسلامیہ کے مسائل سکھلانے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو پیش کرنے میں کوشاں ہیں تا علَمِ اسلام کو دنیا میں سربلند کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے۔ ایسے مبلغین بکثرت دنیا میں پھیلا دے اور بنی نوع انسان کو ان کے علم سے فائدہ پہنچائے اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر خدا کی سلامتی ہو۔

5جولائی 1948ء بہجت

رئیس محکمہ ھدایۃ اربد

وزارۃ العدایہ المملکۃ الادنیۃ الھاشمیہ

عیسائیوں کے ایک خصوصی اجتماع میں تقریر

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں کے گرجوں اور انکی دیگر مجالس میں بھی راہ و رسم پیدا کر کے ہر ممکن طریق سے انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے متعارف کروایا۔

چنانچہ اس ضمن میں ایک موقعہ پر دارالحکومت عمان میں اعلیٰ درجہ کے مشہور کلب ''نادی عمان'' (Amman Club) میں عیسائیوں کے ایک خصوصی اور اہم اجتماع میں محترم مولوی صاحب موصوف کو بھی خطاب کرنے کی دعوت دی گئی جسے آپ نے قبول کیا اور اس میں تقریر فرمائی۔ اس اجتماع میں بڑے بڑے عیسائی پادریوں کے علاوہ حکومت اُردن کے متعدد وزراء اور بلاد عربیہ و دیگر ممالک کے سفراء، پارلیمنٹ کے ایوان بالا اور زیریں کے کئی ایک ممبران و دیگر رؤساء، سکولوں و کالجوں کے اساتذہ اور وکلاء، مدیران جرائد وغیرہ غرض ہر مذہب و طبقہ کی چیدہ شخصیات موجود تھیں۔

اس جلسہ کی مفصل روداد اخبار ''الاردن'' کے ایک خاص نمبر میں شائع کی گئی۔ جس میں کیتھولک فرقہ کے فلاڈلفیا اور سارے شرق اردن کے بشپ اور پادریوں وغیرہ مسلم وغیر مسلم جملہ مقررین کے شائع شدہ اسماء میں محترم مولوی صاحب موصوف کا نام بھی درج تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام
والیٔ اردن شاہ عبداللہ ابن الحسین کے نام

اردن مشن کا ایک نہایت اہم واقعہ حضرت مصلح موعودؓ کا والیٔ اردن شاہ عبداللہ ابن الحسین کے نام پیغام اور ان سے ملاقات ہے۔

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کو اردن میں آنے سے پہلے قیام فلسطین کے دوران (22نومبر 1947ء) شاہ اردن سے مصافحہ کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ جس کی اطلاع مولوی صاحب موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بھی بھجوائی۔ نیز لکھا کہ امید ہے کہ میرا یہ مصافحہ مجھے اردن میں پہنچنے اور ان سے دوبارہ ملاقات کا ذریعہ ثابت ہوگا............۔

حضرت مصلح موعودؓ کے حضور 5نومبر 1947ء کو یہ رپورٹ پیش ہوئی تو حضور نے ارشاد فرمایا:۔

''اگر ملک عبداللہ سے ملیں تو انہیں میرا اسلام کہیں اور کہیں کہ مَیں ان کے والد مرحوم (یعنی شریف مکہ) سے 1912ء میں مکہ مکرمہ میں حج کے موقعہ پر مل چکا ہوں۔ لمبی گفتگو ایک گھنٹہ تک ہوئی تھی۔ اس وقت مَیں نوجوان تھا۔ کوئی تیئس سال کی عمر تھی۔ اسی طرح میرے برادر نسبتی (حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مراد ہیں) ان کے بھائی امیر فیصل کے دوست تھے۔ شام میں ان کے تعلقات قائم ہوئے تھے۔ بعد میں ان کی بادشاہی کے زمانہ میں عراق میں ان سے ملے اور انہوں نے ان کی دعوت بھی کی۔''

شاہ اردن سے احمدی مبلغ کی ملاقات

جناب مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ پیغام پہنچانے کے لئے 11 ماہ ہجرت 1327ہش بمطابق 11 مئی 1948ء کو شاہ اردن سے ان کے شاہی محل (قصر رغدان) میں ملاقات کی۔ بادشاہ معظم آپ کے داخل ہونے پر کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کے الفاظ سے خوش آمدید کہا اور مصافحہ کیا جس کے بعد آپ نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے گزشتہ عید الاضحیہ سے دو یوم قبل (22/اکتوبر 1947ء کو) بادشاہ معظم سے بیت المقدس میں حرم شریف مسجد اقصیٰ میں مصافحہ کیا جس کے بعد مولوی صاحب کے دل میں ملاقات کی خواہش پیدا ہوئی اور اس کا اظہار بھی انہوں نے بذریعہ خط حضرت امام جماعت احمدیہؓ کی خدمت میں کیا۔ جس پر حضورؓ نے بادشاہ معظم تک اردو میں اپنا ایک پیغام بھجوایا۔ مبلغ احمدیت نے ان تعارفی الفاظ کے بعد شاہ اردن کی خدمت میں حضور کے پیغام کا عربی ترجمہ پیش کیا۔

شاہ اردن حضور کے پیغام سے بہت متاثر ہوئے اور آپ نے اس کے جواب میں حسب ذیل الفاظ لکھوائے اور اس پر سرخ روشنائی سے دستخط ثبت فرما دیئے:۔

"لحضرۃ إمام الجماعۃ الأحمدیۃ میرزا بشیر الدین محمود أحمد!

قد قرأ علیّ صدیقنا الجُمل اللطیفۃ المتعلقۃ بی وبوالدی المرحوم وبأخی رحمہ اللہ فشکرتکم علی تلک الذکریٰ وأثنیت علیکم ثناء المسلم للمسلم، جُزیتم خیرا و بورک فیکم وإنا نأمل أن نراکم یوما ما إن شاء اللہ فی أحسن حالۃ المسلمین أجمعین۔ وإننی ھنا سأعمل علی مساعدۃ کل اخ من الھند الباکستان اذا احتاجإ الی تلک المساعدہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔"

ترجمہ: بحضور حضرت امام جماعت احمدیہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب!

آپ کا پیغام ابھی ہمارے دوست (رشید احمد صاحب احمدی) نے مجھے پڑھ کر سنایا ھے جو آپ کے خوبصورت اور پاکیزہ جملوں پر مشتمل ھے اور جو مجھ سے اور میرے والد مرحوم اور میرے بھائیؒ سے متعلق ھیں ۔ مَیں اس یاد فرمائی پر آپ کا شکر گزار ھوں اور آپ کی تعریف کرتا ھوں جیسا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف کرتا ھے۔ بارگاہِ الٰھی میں آپ کو جزائے خیر عطا ھونے اور برکتوں کے حصول کے لئے دعاگو ھوں ۔ ھمیں امید ھے کہ ھم آپ کو کسی وقت تمام مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان حالت میں پھنچا ھوا دیکھیں گے اور مَیں یھاں اپنے ھر پاکستانی بھائی کی جب بھی ضرورت پڑے مدد کرنے کے لئے تیار ھوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔

شاہ معظم نے یہ عقیدت مندانہ جواب لکھوانے کے بعد مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کی ذاتی نوٹ بک پر اپنے قلم سے حسب ذیل عبارت تحریر فرمائی:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أحمدہٗ و أصلی علےٰ نبیہٖ الکریم والہٖ وصحبہ أجمعین

إننی أثبت بھذا الدفتر المبارک للمبشر الإسلامی السید رشید أاحمد جغتائی الأحمدی شھادۃ أن لّآ إلہ إلا اللہ و أن محمد رسول اللہ و أحییہ وجمیع المسلمین بتحیۃ السلام ۔ عبداللہ

3 رجب الغراء 1367ہ عمان شرق الأردن

(مہر) الدیوان الھاشمی

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔مَیں اس عبارت کو شروع کرتا ہوں۔ مَیں اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اس کے نبی کریم اور آپؐ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجتا ہوں۔ مَیں احمدی مبلغ اسلام مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کی اس بابرکت کاپی میں کلمۂ شہادت لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ تحریر کرتا ہوں اور مَیں مولوی صاحب کو اور تمام مسلمانوں کو السلام علیکم کا تحفہ دیتا ہوں۔ والسلام

(شاہی دستخط) عبداللہ

3 رجب الغراء 1367ھ عمان شرق الاردن

(مہر) الدیوان الھاشمی

مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے دوران ملاقات تحریک جدید کے 1939ء میں مطبوعہ البم (Album) سے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شبیہ مبارک ان کے سامنے رکھی۔ فوٹو دیکھتے ہی شاہ اردن کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔ "ما أحلی ھذہ الصورۃ!" کتنی ہی پیاری یہ تصویر ہے! مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو بھی دکھایا جسے آپ نے گہری نظر سے دیکھا۔

بعد ازاں مکرم مولوی صاحب نے شاہ معظم کی خدمت میں حضرت مصلح موعودؓ کے مضمون ''تقسیم فلسطین اور اقوام متحدہ'' (مطبوعہ الفضل 11/دسمبر 1948ء۔ یہ مضمون چودھری محمد شریف صاحب فاضل انچارج احمدیہ مشن بلاد عربیہ نے انہی دنوں ترجمہ کر کے عربی ممالک میں بکثرت شائع کیا تھا) کا عربی ٹریکٹ پیش کیا جسے شاہ نے بخوشی قبول فرمایا اور پورے ٹریکٹ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے جب اس میں جنرل سمطس کا نام دیکھا تو فرمایا ''دشمن فلسطین'' پھر فرمایا کہ ''مَیں اسے غور سے پڑھوں گا اور انشاء اللہ فائدہ اٹھاؤں گا۔''

آخر میں بادشاہ نے مملکتِ اردن اور پاکستان کے اسلامی روابط و تعلقات اور اتحاد و اتفاق پر گفتگو فرمائی۔ شاہی محل قصر رغدان میں ملک معظم سے یہ ملاقات 20 منٹ تک جاری رہی۔

(ملخصًا از الفضل یکم ستمبر 1948ء صفحہ 2)

اس ملاقات کی خبر عمان کے اخبار ''الاردن'' نے اپنی 29 مئی 1948ء کی اشاعت میں دی۔ (مولوی صاحب موصوف کو اس کے بعد بھی شاہ معظم سے اسی سال دوبارہ ملاقات کا موقعہ ملا۔ یہ ملاقاتیں حضرت مصلح موعودؓ کے مسئلہ فلسطین سے متعلق مطبوعہ عربی ٹریکٹ پیش کرنے کی غرض سے تھیں۔)

اردن کے سب سے پہلے احمدی

سلطنت اردن کے قدیم اور تاریخی شہر الکرک کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اردن میں سب سے پہلے وہاں احمدیت کا بیج بویا گیا اور مشہور قبیلہ المعآیطہ کے سردار کے بڑے لڑکے السید عبد اللہ الحاج محمد المعایطہ اور ان کے بعض افراد خاندان داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یہ ذہن میں رہے کہ تمام فضلوں کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے

محرم اور نئے سال کے پہلے جمعہ کے حوالے سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد، بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت سے یہ درخواست ہے، کہ اپنے اندر ایک نئے جوش اور ایک نئی روح کے ساتھ ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اعمال میں وہ خوبصورتی پیدا کریں کہ عرش کے خدا کو بے اختیار ہم پہ پیار آ جائے۔

اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کریں جس سے زمین و آسمان کا خدا، قادر و توانا خدا، مجیب الدعوات خدا ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا نظارہ ہمیں اپنی زندگی میں دکھا دے۔

اس مہینے میں درود شریف پر بہت زیادہ زور دیں کہ قبولیت دعا کے لئے یہ نسخہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت میں بڑھانے کے لئے دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 2/جنوری 2009ء بمطابق 2/صلح 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

آج کل ہم محرم کے مہینہ سے گزر رہے ہیں اس کی شاید آج 4 تاریخ ہے اور جنوری 2009ء کی آج 2 تاریخ ہے۔ اتفاق سے اسلامی یا قمری سال کی ابتداء کا بھی آج پہلا جمعہ ہے۔ اور ہجری شمسی سال کا بھی آج پہلا جمعہ ہے۔ یہ دونوں نظاموں کے کیلنڈرز میں پہلے جمعہ کا جمع ہونا اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لئے بے شمار برکتوں کا موجب بنائے۔ اس حوالہ سے مَیں جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں جیسا کہ جماعت کی کتب میں موجود ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں بھی اور کئی مرتبہ مَیں خطبوں میں بھی بتا چکا ہوں کہ جمعہ کے دن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے خاص نسبت ہے۔

ایک تو اس زمانے میں جب دنیاداری آنے کی وجہ سے مسلمانوں میں جمعہ کی اہمیت کا احساس نہیں رہا یا نہیں رہنا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اور خاص طور پر جمعہ کی نماز کے حوالے سے سورۃ جمعہ میں مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ اپنے دنیاوی مسائل میں نہ پڑے رہو بلکہ ہمیشہ یہ ذہن میں رہے کہ تمام فضلوں کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کی طرف بھی توجہ رہے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے دنیاوی کاموں میں بے شک مشغول ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔

اس سورۃ کے شروع میں آخرین میں سے آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کے مبعوث ہونے کی بھی خوشخبری دی گئی ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کے مقصد کو بھی پورا کرنے کی خاطر آپ ﷺ کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کو بھی پھیلانا تھا، تزکیہ نفس بھی کرنا تھا اور حکمت کی باتیں بھی سکھانی تھیں تا کہ دنیا اپنے خدا کو پہچان سکے اور مسلمان بھی ایک اُمّتِ واحدہ بن جائیں اور دوسری قوموں کے سعید لوگ بھی، جو سعید فطرت لوگ ہیں ایک ہاتھ پر جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"آنحضرت ﷺ کی بعثت کی اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھا"۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ "اس تکمیل میں دو خوبیاں تھیں ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت ﷺ کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپ کا دوسرا زمانہ ہے۔ جبکہ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کا وقت آنے والا ہے اور وہ وقت اب ہے یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملایا ہے اور یہ بھی عظیم الشان جمع ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ـ جلد 4 صفحہ 389۔ تفسیر سورة الجمعة)

تکمیل ہدایت کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں چاہے وہ دنیاوی ہیں یا روحانی ہیں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئی ہیں اور اس کامل دین کے بعد کسی نئے دین اور کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہی"۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ دنیاوی نعمتیں تو نقطہ عروج پر نہیں پہنچیں بلکہ ہر روز نت نئی ایجادات ہو رہی ہیں تو واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ ہی ایک کامل نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک تو تمام انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا اور آپؐ ہی وہ کامل نبی ہیں جن کو قیامت تک کا زمانہ عطا فرمایا گیا ہے۔ اور آپؐ پر اترنے والی کتاب قرآن کریم ہی وہ کامل کتاب ہے جو اپنے اندر پرانی تاریخ بھی لئے ہوئے ہے، نئے احکامات بھی لئے ہوئے ہے اور دنیاوی لحاظ سے جو نئی ایجادات ہیں ان کی پیش خبری بھی پہلے سے قرآن کریم نے دے دی ہے اور جوں جوں کوئی نئی دریافت ہوتی جاتی ہے اس کی تائید قرآن کریم سے ملتی جاتی ہے۔ بلکہ مسلمان سائنسدان اگر غور کریں اور غور کر کے اپنی ریسرچ (Research) قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے حوالے سے کریں یا اُس علم کے حوالے سے کریں جو قرآن کریم میں ایک خزانے کی صورت میں موجود ہے تو نئی ریسرچ کی بہت سی راہنمائی قرآن کریم سے ملے گی۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی قرآن کریم کے علم کی روشنی میں اپنی ریسرچ کی تھی اور جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ ان کے غور کے مطابق قرآن کریم میں سات سو کے قریب ایسی آیات ہیں جو سائنس سے متعلق ہیں، یا ایسی آیات ملتی ہیں جن سے سائنس کے بارے میں راہنمائی ملتی ہے۔ تو یہ ان کا غور ہے جو انہوں نے کیا۔ ہو سکتا کہ کوئی اور احمدی

مسلمان سائنسدان اس وسیع سمندر میں غوطہ لگائے تو قرآن کریم میں سے اس سے بھی زیادہ علم کے موتی تلاش کر کے لے آئے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوگئی۔ کوئی علمی، دینی، سائنسی، روحانی بات یا علم نہیں جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے یا آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم کے ذریعہ سے تکمیل نہ پا گیا ہو۔ لیکن اُس زمانے میں بعض چیزیں پردہ غیب میں تھیں اور سامنے نہیں آئی تھیں۔ اس لئے گزشتہ لوگوں سے چھپی رہیں۔ لیکن مسیح موعود کے زمانے میں یہ نئی ایجادات سامنے آ کر تکمیل اشاعت ہدایت کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہ نئی ایجادات جو انسان کے فائدے کے لئے ہیں آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت میں کام آ رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں پریس وغیرہ کی مثالیں دی ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں، سیٹلائٹ وغیرہ ہیں اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ پس یہ جو آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق اور مسیح الزمان کا زمانہ ہے اس میں ایسی ایسی باتیں سامنے آ رہی ہیں یا ان کی مدد سے دین کی اشاعت ہو رہی ہے یا قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم، مقام اور مرتبہ کی کاملیت کے ایسے ایسے اسلوب اور زاویے نظر آتے ہیں جو ایک مومن کے دل اور ایمان کو مزید تقویت دیتے ہیں اور یہ چیزیں پھر ہمیں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ہجری سال کا بھی یہ پہلا جمعہ ہے اور شمسی کیلنڈر کا بھی یہ پہلا جمعہ ہے یا قمری سال کا بھی پہلا جمعہ ہے اور شمسی کیلنڈر کا بھی پہلا جمعہ ہے۔ اور جمعہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی بھی خاص اہمیت ہے۔ اسلامی اور دنیاوی کیلنڈر کے نئے سال کے پہلے جمعہ کا جمع ہونا ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ قمری اور شمسی دونوں نظام خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ مَیں نے جو یہ کہا کہ اسلامی اور دنیاوی تو یہ اس لئے کہ عموماً شمسی سال کی تاریخ جولیئس سیزر کے زمانے سے اور پھر عیسائیوں کے زمانے سے گریگورئین کیلنڈر (Graygorian Calander) کے نام سے جانی جاتی ہے اور قمری مہینہ ہمارے اسلامی سال کے لحاظ سے استعمال ہوتا ہے۔ ورنہ شمسی اور قمری دونوں اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ نظام ہیں۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں اس سے دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ جبکہ یہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کی خلافت کی دوسری صدی کے پہلے سال میں مل رہے ہیں اور اگر ہم اپنی توجہ دعاؤں پر رکھیں گے، اپنے اعمال اللہ اور رسول ﷺ کے حکموں کے مطابق بجالانے کی کوشش کریں گے تو دینی اور دنیاوی ترقیات جو اب آنحضرت ﷺ کے ساتھ مقدر ہیں، آپ کے غلام صادق کی خلافت راشدہ کے ساتھ جڑی رہنے والی جماعت کے ذریعہ ہی دنیا کو نئی شان سے نظر آئیں گی، انشاء اللہ۔ پس سورج اور چاند کے مہینوں یا سالوں کا جمعہ کے ایک بابرکت دن میں جمع ہونا بھی مسیح محمدی کے جمع کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور ہوسکتا ہے کئی دفعہ دونوں دن جمع ہو چکے ہوں لیکن اس لحاظ سے، اس حوالے سے یہ اس طرح پہلی دفعہ جمع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ترقی کی نئی منازل کی طرف لے جانے والا یہ ایک سنگ میل ہے۔

آج جبکہ دنیا لہو ولعب میں ڈوبی ہوئی ہے۔ لہو ولعب کے بدبودار پانی میں غوطے کھا رہی ہے۔ ایک احمدی کو اور ہر ملک کی ہر جماعت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اندر بھی لاگو کرنے کی کوشش پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئے۔ اور اپنے ماحول میں بھی بھٹکی ہوئی انسانیت کو اس تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے اور گند میں ڈوبنے والوں کو صاف پانی سے نہلا دھلا کر ہمیں خیر اُمّت ہونے کا ثبوت دینا چاہئے۔ ایک احمدی کی یہ آج بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ آج اگر ہم نے اس ذمہ داری کو حقیقی رنگ میں ادا نہ کیا تو نہ ہی ہم خیر اُمّت کہلا سکتے ہیں، نہ ہی مسیح محمدی کے حقیقی حواری کہلا سکتے ہیں۔ جنہوں نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگایا تھا اور یہ نعرہ لگا کر ہر طرح کی مدد کا اعلان کیا تھا۔ خدا تعالیٰ بعض باتیں دکھلا کر جنہیں دنیا والے تو اتفاقات کہیں گے لیکن اگر دیکھنے والی آنکھ ہو تو بعض اتفاقات اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی طرف اشارہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اشاروں کی طرف نشان دہی کر کے یہ اعلان فرما رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد یقیناً قریب ہے اور فتوحات تمہارے قدم چومنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف آزماتا ہی نہیں بلکہ ہر ابتلاء اور ہر امتحان کے بعد اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے پہلے سے بڑھ کر کھولتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہر سختی کو صبر سے برداشت کرنے کے بعد ہم اس کے حضور جھکتے چلے جانے والے بن جائیں۔ اس کے احکامات پر عمل کی پابندی پہلے سے بڑھ کر کریں تا کہ فتوحات کی منزلیں قریب تر ہوتی چلی جائیں۔

پس آج ایک تو میری محرم اور نئے سال کے پہلے جمعہ کے حوالے سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد، بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت سے یہ درخواست ہے، کہ اپنے اندر ایک نئے جوش اور ایک نئی روح کے ساتھ ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اعمال میں وہ خوبصورتی پیدا کریں کہ عرش کے خدا کو بے اختیار ہم پہ پیار آ جائے۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کریں جس سے زمین و آسمان کا خدا، قادر و توانا خدا، مجیب الدعوات خدا ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے، آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا نظارہ ہمیں اپنی زندگی میں دکھا دے۔

دعاؤں کی قبولیت اور محرم کے حوالے سے میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ان دنوں میں، اس مہینے میں درود شریف پر بہت زیادہ زور دیں کہ قبولیت دعا کے لئے یہ نسخہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتایا ہے اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے اپنے عملی نمونہ سے دُرود شریف کی برکات ہمارے سامنے پیش فرما کر ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دُرود پڑھنے کے لئے اپنے آپ کو اس معیار کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہوگی جس سے دُرود فائدہ دیتا ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں تو آپؐ کے مقام کی پہچان بھی ہمیں ہونی چاہئے۔

احادیث میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت کے بارے میں جو ذکر ملتا ہے، ان میں سے چند ایک یہاں پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ جب صبح کو تشریف لائے تو حضور کے چہرے پر خاص طور پر بشاشت تھی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج حضور کے چہرۂ انور پر خاص طور پر خوشی کے آثار ہیں۔ فرمایا ہاں۔ اللہ کی طرف سے ایک فرشتے نے آ کر مجھے کہا ہے کہ تمہاری اُمّت میں سے جو شخص تم پر ایک بار عمدگی سے درود بھیجے گا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا (اور یہاں آپ نے فرمایا کہ عمدگی سے دُرود بھیجے گا) اور اس کی دس بدیاں معاف فرمائے گا۔ اور اُسے دس درجے بلند کرے گا۔ اور ویسی ہی رحمت اس پر نازل کرے گا جیسی اس نے تمہارے لئے مانگی ہے۔

(جلاء الافہام۔ مؤلفہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ۔ بحوالہ مسند احمد بن حنبل صفحہ 31)

آنحضرت ﷺ کی خوشی اُمّت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اظہار کی وجہ سے تھی۔ پس ہمارا کام ہے کہ اس رحمت کو لینے کے لئے آگے بڑھیں۔ خالص ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ اپنے گناہوں کی معافیوں کے بھی سامان کریں اور آئندہ نیکیاں کرنے کی توفیق ملنے کی بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے سامان کریں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا قیامت کے روز مَیں اس کی شفاعت کروں گا۔

(جلاء الافہام۔ صفحہ 70 بحوالہ ابن شاہین)

پس یہ مقام درود بھیجنے والے کو ملتا ہے۔ درجے بلند ہو رہے ہیں۔ گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَیں اس کی شفاعت کروں گا۔ لیکن کیا آنحضرت ﷺ پر دُرود بھیجنے والے، جس کے لئے آنحضرت ﷺ شفاعت کریں گے، اس کے دل میں دوسرے مسلمان کے لئے کوئی بغض اور کینہ ہو سکتا ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی شفاعت ہوگی؟ اور پھر کیا جب ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کہتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی آل کے خلاف کوئی کینہ اور بغض دل میں ہوسکتا ہے؟ اور کیا آپؐ کے صحابہؓ کے خلاف کوئی کینہ اور بغض کسی کے دل میں ہوسکتا ہے؟

اگر اس بات کو ہر مسلمان سمجھ لے تو آپس کی لڑائیاں، رنجشیں اور فساد خود بخود ختم ہو جائیں کہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے لئے اور درجات بلند کروانے کے لئے دُرود کا حق ادا کرنا ہوگا اور حق ادا کرنے کے لئے ہمیں آپس کے کینے اور بغض بھی ختم کرنے ہوں گے۔ کیونکہ ہم اُمّت کے فرد ہیں۔ کیا آنحضرت ﷺ کی شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو منہ سے تو دُرود پڑھ رہے ہوں گے اور دل ان کے کٹے پھٹے ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ تو دلوں کو جوڑنے کے لئے آئے تھے۔ آپؐ کے ماننے والوں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم اور

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

ملاطفت کے جذبات رکھتے ہیں۔لیکن کیا آج مسلمانوں کی ایسی حالت ہے کہ رحم کے جذبات ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہوں۔

یہ محرم کا مہینہ ہے۔ ہر سال ہم خبریں سنتے ہیں کہ فلاں جگہ شیعوں کے تعزیہ پر حملہ کیا گیا۔فلاں جگہ امام باڑے پر حملہ کیا گیا۔ پاکستان میں بعض مولوی، وہ لوگ جو دینی علم رکھنے والے سمجھے جاتے ہیں جن سے توقع کی جاتی ہے کہ مسجد کے منبر سے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کو پورا کرتے ہوئے اس جگہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے محبت و پیار کا پیغام دیں لیکن یہ ہوا و ہوس میں ڈوبے ہوئے لوگ منبر رسول ﷺ سے نفرتوں کا پیغام دیتے ہیں۔محبتوں کے سفیر بننے کی بجائے نفرتوں کے پیغامبر بنتے ہیں۔ اور پھر اسی وجہ سے حکومت یہ اعلان کرتی ہے اور یہ اعلان اخباروں میں چھپتے ہیں کہ فلاں مولوی پر فلاں جگہ جانے پر پابندی ہے۔اتنے عرصے کے لئے پابندی لگائی گئی ہے تا کہ وہ لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کے بیج نہ بو سکیں۔پس یہ تو حال ہے آج ان لوگوں کا جو ایک طرف تو قرآن اور سنّت کی تعلیم دیتے اور دوسری طرف نفرتوں کے بیج بوتے ہیں اور نفرتوں کی دیواریں کھڑی کر رہے ہیں۔ ہر سال یہ پابندیوں کا مستقل عمل ہے جو حکومتوں کو دُہرانا پڑتا ہے۔ پھر کربلا میں بھی خودکش حملے ہوتے ہیں۔ شیعہ سنیوں پر حملے کرتے ہیں۔سنی شیعوں پر حملے کرتے ہیں۔اس کو روکنے کے لئے حکومتوں کو علماء کی کمیٹیاں بنانی پڑتی ہیں تا کہ ملک میں فساد نہ پھیلے۔اور اگر محرم کے دن امن سے گزر بھی جائیں تو یہ نفرتوں کی جو باتیں ہیں، جو نفرتوں کے نعرے ہیں، جو نفرتوں کے لاوے دلوں میں پک رہے ہوتے ہیں، یہ بعد میں پک کے نکلتے ہیں اور سارا سال مختلف جگہوں پر کچھ نہ کچھ فساد ہوتا رہتا ہے اور دونوں بظاہر مسلمان بھی ہیں اور دُرود پڑھنے والے بھی ہیں تو کیا ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے سفارشی بننے کا اعلان فرمایا ہے؟ سوچنے کا مقام ہے۔

ہمیں اس لحاظ سے بھی دعا کرنی چاہئے اور دُرود پڑھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے، آنحضرت ﷺ کے حقیقی پیغام کو سمجھنے والے بھی بنیں۔ دُرود کی حقیقت کو سمجھیں اور آج جبکہ عالمِ اسلام خطرے میں ہے تو ایک اکائی کا ثبوت دیں تا کہ دشمن کی میلی آنکھ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ دُرود شریف میں جب ہم آلِ رسول پر دُرود بھیجتے ہیں تو ان روحانی اور جسمانی رشتوں کا بھی خیال آتا ہے جو آنحضرت ﷺ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔آنحضرت ﷺ کے وہ خونی رشتے جنہوں نے روحانی رشتہ دار ہونے کا بھی حق ادا کیا ہے اور ایسا حق ادا کیا ہے کہ جس کے معیار بلندیوں کو چھُو رہے ہیں، ان کے بارے میں کسی حقیقی مسلمان کے دل میں خیال آ ہی نہیں سکتا کہ کوئی نازیبا کلمات ان کے بارے میں کہیں۔ بلکہ درود پڑھتے وقت بھی جب آل رسول پہ درود بھیجتے ہیں تو وہ لوگ فوراً سامنے آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ کے صحابہ ہیں۔وہ صحابہ جنہوں نے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک کو نقصان سے بچانے کے لئے، ہر تکلیف سے بچانے کے لئے اپنے سینے آگے کر دیئے۔ان صحابہ میں ایک آنحضرت ﷺ کے غار کے وہ ساتھی بھی ہیں جن کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبہ:40) غم نہ کر یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن کریم میں درج کر کے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو ہمیشہ کے لئے آنحضرت ﷺ کا بہترین ساتھی قرار دے دیا اور ان فضلوں کا بھی ساتھی بنا دیا جو اس ہجرت کے سفر میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر فرمائے تھے۔پس ایسے بزرگوں کی شان میں کسی قسم کے ایسے الفاظ کہنا جن سے ان کے مقام میں کسی بھی قسم کی کمی نظر آتی ہو ایک مسلمان کا، ایسے مسلمان کا کام نہیں ہے جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والا ہے۔

آپؐ کی آل میں وہ خونی رشتے دار، جنہوں نے روحانی رشتے کو بھی نبھایا جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے اور اس کے بلند معیار قائم کئے، ان کے علاوہ وہ رشتے بھی شامل ہیں جنہوں نے روحانیت کا تعلق جوڑا۔

پس آج ہمارا کام ہے کہ جب دنیا میں ایک دوسرے کے لئے نفرتوں کی دیواریں بلند ہو رہی ہیں۔مسلمان کہلا کر پھر ایک دوسرے سے نفرت کے بیج بوئے جاتے ہیں تو یہ دُرود پڑھیں، دعائیں کریں۔ ایک ہمدردی کے جذبے سے اُمّت محمدیہ کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی حقیقی رنگ میں دُرود شریف کی پہچان کرنے والا بنائے تا کہ مسلمان رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا حقیقی نظارہ دیکھیں۔ان کے لئے دعائیں کرنا ہمارا فرض بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُرود کی برکات اور اہل بیت سے تعلق کا جو ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے وہ مَیں آپؑ کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’ایک مرتبہ الہام ہوا، جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے‘‘۔اللہ تعالیٰ دین کو دوبارہ زندگی دینا چاہتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جوش میں ہے’’لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحْیِ کے تعین ظاہر نہیں ہوئی۔اس لئے وہ اختلاف میں ہے‘‘۔لیکن یہ نہیں پتہ لگ رہا کہ کس کے ذریعہ سے یہ زندگی دوبارہ پیدا کی جانی ہے تو’’اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحْیِ کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارے سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے‘‘۔یعنی اس عہدے کے لئے جو زندہ کرنے والا ہے سب سے بڑی شرط محبت کی ہے۔جس نے محی بننا ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت میں سب سے زیادہ ہونا چاہئے۔’’سو وہ اس شخص میں متحقق ہے‘‘۔وہ اس شخص میں پائی جاتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کر کے فرشتوں نے کہا۔فرماتے ہیں کہ’’ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے‘‘۔یہ جس الہام کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے جو پہلے ہوا تھا، یہاں نہیں پڑھا گیا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْن۔فرمایا کہ’’ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سر ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیبین مطہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبتِ حسّ سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے‘‘۔یہ کشفی حالت طاری ہوئی اور چند لوگوں کے چلنے کی وہ آواز آئی جو جوتی پہننے سے آتی ہے۔’’پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ حضرت علیؓ و حسنینؓ وفاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے فالحمد للہ علی ذلک۔

(براہین احمدیہ ۔روحانی خزائن جلد 1صفحہ 598-599 ۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف تھا۔اسے بھی بعض غیر توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہوئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ حضرت فاطمہ کی ہتک کی ہے تو یہ اصل میں ان اعتراض کرنے والوں کی بدفطرتی ہے جو کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ فقرہ کہہ کے ہتک کی گئی ہے۔فتنہ پیدا کرنے والے جو مولوی ہیں یہ عام لوگوں کو پورا فقرہ نہیں بتاتے، (اور عوام جہالت کی وجہ سے یا ان لوگوں نے پڑھا پڑھا کے اتنا اندھا کر دیا ہے کہ وہ سننا اور دیکھنا ہی نہیں چاہتے کہ اصل چیز کیا ہے۔) یہ صرف اتنا فقرہ بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ لکھ دیا کہ حضرت فاطمہ نے میرا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔کیونکہ گند خود اُن کے ذہنوں میں بھرا ہوا ہے اس لئے اس گند سے یہ باہر نکل ہی نہیں سکتے۔حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ نہایت محبت و شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔اب مادر مہربان کا کیا مطلب ہے؟ مہربان ماں، اس مہربان ماں کے لفظ کے ساتھ کوئی گندہ خیال ابھر سکتا ہے؟ یہ صرف اور صرف اگر ابھر سکتا ہے تو ان گندے اور بدفطرت مولویوں کے ذہنوں میں۔ یہ ضمناً ذکر آ گیا اس لئے مَیں نے وضاحت کر دی۔

تو یہ سارے کشف اور الہام ہیں ایک تو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح و مہدی ہونے کے مقام کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ یہ اسی دُرود کی وجہ سے تھا جو آپ آنحضرت ﷺ سے بے پناہ عشق کی وجہ سے آپ ﷺ پر بھیجتے تھے۔دوسرا آپ فرماتے ہیں کہ یہ جو الہام ہے۔صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اس میں ایک راز یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے انوار سے فیض حاصل کرنا ہے تو اہل بیت سے محبت کرنا بھی ضروری ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بننے کے لئے ان پاک اور مطہر لوگوں کی وراثت پانا بھی ضروری ہے۔ پس یہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے والا ان پاک اور مطہر وجودوں کے نقش قدم پہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس محبت کی وجہ سے جو آنحضرت ﷺ کے پیاروں سے کسی کو ہے ان محبت کرنے والوں کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ پس یہ حقیقی محبت ہے کہ اپنے محبوب کے پیاروں سے بھی محبت ہو اور اگر اس نکتے کو مسلمان سمجھ لیں تو کبھی ایک دوسرے کے لئے نفرتوں کی دیواریں کھڑی نہ ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنے والے جو علماء یا نام نہاد مولوی ہیں، اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اور اپنی اناؤں کی خاطر یہ دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔لیکن ان دیواروں کو کھڑا کرنے میں نام ان بزرگوں کا استعمال کرتے ہیں جو

اپنی ساری زندگی رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کی بہترین مثال بنے رہے۔ پس یہ عوام الناس کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے کہ آنکھیں بند کر کے کسی کے پیچھے چلنے کی بجائے اپنی عقل کا استعمال کریں۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ہمیں جو دعائیں سکھائی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ ان لوگوں کی محبت بھی مانگی ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت میں بڑھانے کا ذریعہ بنے جیسا کہ ایک دعا میں آپ نے یہ سکھایا کہ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ (ترمذی۔ باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید) کہ اے اللہ! عطا کر مجھے اپنی محبت اور اس شخص کی محبت کہ میرے کام آئے اس کی محبت تیرے حضور۔ اور سب سے زیادہ کام آنے والی محبت آنحضرت ﷺ سے محبت ہے۔ نفع دینے والی محبت آنحضرت ﷺ سے محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ اور یقیناً ان لوگوں سے بھی محبت اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے جن سے آنحضرت ﷺ نے محبت کی۔ جہاں ہمارا کام یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ہر حکم کی اور ہر کام کی پیروی کریں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جن سے آپؐ نے محبت کی ان سے ہم بھی محبت کریں۔ اور بے شمار روایات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جہاں اپنی جسمانی اور روحانی آل سے محبت کی یعنی جسمانی آل سے جن کا روحانی تعلق بھی تھا اور ہے ان سے محبت کی وہاں صرف جو روحانی اولاد تھی، آپ کے ماننے والے تھے، صحابہ تھے، ان سے بھی محبت کی۔ اس کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ اُمّت کے جو لوگ دُرود بھیجیں گے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے گا اور اس پر آپ بے انتہا خوش ہیں۔ وہی نہیں جو اس وقت کے صحابہ تھے بلکہ تا قیامت آنے والے تمام وہ لوگ جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کیونکہ ان سے رحمت کا سلوک فرمانا ہے تو اس بات سے آنحضرت کو بے انتہا خوشی پہنچ رہی ہے اور خوشی تبھی پہنچتی ہے جب حقیقی محبت ہو۔ اگر اس اصل کو مسلمان سمجھ جائیں تو کبھی کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ کبھی ایک دوسرے کی مسجدوں پہ خودکش حملے نہ ہوں۔ کبھی علماء پر ایک جگہ سے دوسری جگہ خاص طور پر محرم کے مہینہ میں جانے پر پابندیاں عائد نہ ہوں۔ بہرحال ہمارا کام یہ ہے کہ ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ مسلمان بھی سوچیں کہ کیا وجہ ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ جب آپس میں رحم اور ملاطفت کے نظارے نظر آتے تھے اور آج مختلف گروپوں سے، مختلف گروہوں سے، مختلف طبقوں سے نفرتوں کے لاوے ابلتے ہیں۔ کس کی نظر کھا گئی اس اُمّت کو؟ کہاں نافرمانی ہوگئی جس کی یہ سزا مل رہی ہے۔ سوچیں اور سوچیں تا کہ اسلام کا اصل حسن دنیا کو دکھا سکیں۔ اپنی کمزوریوں پر نظر کریں۔

پس پھر مَیں کہوں گا کہ آج کل ہم احمدیوں کو چاہئے کہ اس مہینے میں درود شریف بھی بہت پڑھیں۔ امت مسلمہ کو آپس کے لڑائی جھگڑوں، فتنوں اور فسادوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں بھی بہت کریں اور آنحضرت ﷺ کی آل اور اصحاب اور تمام ان لوگوں سے جن سے ہمارے محبوب آقا نے محبت کی، ایسی محبت کا اظہار کریں جو بے مثال ہو۔

آنحضرت ﷺ کی وہ جسمانی اولاد جس نے آپ سے روحانی رشتہ بھی قائم رکھا ہماری محبت کی یقیناً حقدار ہے اور بہت زیادہ حقدار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''حسین رضی اللہ عنہ طاہر، مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے...... تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

پس یہ محبت ہے جو حضرت امام حسینؓ سے ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

اسی طرح صحابہؓ کا مقام بھی ہمارے دل میں قائم ہے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، اور حضرت عمرؓ کا مقام بھی ہمارے دلوں میں قائم ہے۔ یہ نہیں کہ ایک طرف محبت ہوئی اور دوسری طرف سے کم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرنے والوں سے ہمیں محبت کرنی ہے۔

صحابہ کا مقام بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ:

''صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں وہ صدق دکھلایا کہ انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (المائدہ :120) کی آواز آ گئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہ کو حاصل ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 465۔ جدید ایڈیشن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''آپ اسلام کے آدم ثانی اور خیرالانام کے مظہر اوّل تھے اور گو آپ نبی تو نہ تھے مگر آپ میں نبیوں اور رسولوں کی قوتیں موجود تھیں''۔

یعنی آپ آنحضرت ﷺ کے مظہر تھے۔ ان کے خوبو پر چلنے والے تھے۔

پھر حضرت عمرؓ کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''ان کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سائے سے بھاگتا ہے''۔ (ترمذی ابواب المناقب)

دوسری حدیث یہ ہے کہ: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتا''۔

(ترمذی ابواب المناقب)

تیسری حدیث ہے کہ: ''پہلی امتوں میں محدث ہوتے رہے ہیں اگر اس امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے''۔

پس ہمارے لئے تو آنحضرت ﷺ کے سب پیارے ہی بہت پیارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو بھی ہر قسم کے تفرقہ کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ آج بیرونی طور پر بھی مخالفت زوروں پر ہے۔ آج ہمیں ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے۔

اب اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں بھی صحیح راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے مظلوم فلسطینی نقصان اٹھا رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو خود ہی نقصان پہنچا رہے ہیں اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ راہنمائی فرما دی کہ دین کے نام پر جنگیں نہ کرو۔ کوئی جنگ جو دین کے نام پہ ہوگی وہ کامیاب نہیں ہوگی اور اس جنگ میں تو ویسے بھی توازن نہیں ہے۔ عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بات چیت سے مسئلہ ختم کیا جائے تا کہ معصوم جانوں کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔

اسرائیل کا حملہ تو معصوموں پر ہے۔ ٹھیک ہے کہ ان کے کچھ ٹارگٹ بھی مر رہے ہیں۔ لیکن بہت سی معصوم جانیں بھی ضائع ہو رہی ہیں۔ یہاں کے اخباروں نے بھی شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ ایک کے بدلے میں تم ڈیڑھ سو آدمیوں کو مار دیتے ہو۔ اُن لوگوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے سلوک کرنا ہے یا اُن کا جو انجام ہونا ہے وہ کسی جنگ سے نہیں ہونا بلکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے اپنا فیصلہ خود ظاہر کرنا ہے اور کس طرح ہونا ہے وہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور یہی قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ پس فلسطینیوں کو اگر اپنا دفاع کرنا ہے اور مسلمانوں نے ان کی کوئی مدد کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے کریں۔ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو پکڑتا ہے اور پکڑے گا۔ لیکن مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ زمانے کے امام کی آواز کو پہچانیں۔ مَیں نے تو یہاں غیروں کے سامنے بھی جب کہنے کا موقع ملا تو یہی کہا ہے کہ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرو گے تو اپنے آپ کو جنگ کی ہولناکیوں میں ڈالتے رہو گے۔ صرف معصوموں اور مظلوموں پہ ظلم کرنے سے بچ نہیں جاؤ گے یا اپنی طاقت کا لوہا نہیں منوا لو گے۔ پس ان کو یہی ہمیشہ کہا گیا کہ اپنی نسلوں کو بھی ان تباہیوں سے بچانے کی کوشش کریں اور انصاف کے تقاضے قائم کریں۔ اللہ کرے کہ یہ بڑی طاقتیں انصاف کے تقاضے پورے کرنے والی بھی ہوں۔ ورنہ یہ ایک دو ملکوں کی جنگ کا سوال نہیں رہے گا۔ پھر ان جنگوں کی صورت میں جو ہونے والی ہیں اور جو بظاہر نظر آ رہی ہیں بڑی خوفناک عالمگیر تباہی آئے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بھی دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ دُرود پڑھنے کی توفیق دے تا کہ دنیا کو اس تباہی سے بچانے والے بن سکیں۔ اللہ کرے کہ دنیا بھی اس حقیقت کو پہچانے اور تباہی سے بچے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نیا چڑھنے والا سال جماعت احمدیہ پر جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہزاروں رحمتوں اور برکتوں کا سال بن کر چڑھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں نئی سے نئی کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ سال ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ:مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

اردن مشن کی اسلامی خدمات زائرین کی نظر میں

اردن مشن اگرچہ صرف سوا سال تک قائم رہ سکا تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس نہایت قلیل عرصہ میں اس کو خاصی اہمیت حاصل ہوگئی اور اس کی اسلامی خدمات ملک کے اونچے اور علمی طبقے میں بڑی قدر اور احترام کی نظر سے دیکھی جانے لگیں۔

اس حقیقت کا اندازہ ان تاثرات سے بخوبی ہوسکتا ہے جو اردن مشن کی اسلامی خدمات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے اور مشن میں آنے والے زائرین نے خود قلمبند کئے اور جو ریکارڈ میں اب تک محفوظ ہیں۔ جن شخصیات کے تاثرات ہمیں اس ریکارڈ میں ملتے ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔

السیدؔ محمد نزال العرموطی (رئیس دیوان قاضی القضاۃ و رئیس ندوہ عربیہ عمان) السیدؔ سلیمان حدیدی (مالک و مدیر مجلہ "الیقظہ") محمد تیسیرؔ ظبیان (ہیڈ ماسٹر مدرسہ علوم اسلامیہ مالک و مدیر اخبار "الجزیرہ") انیسؔ خلیل نصر (مدیر "الاردن") السیدؔ صحبی القطب (مالک و مدیر جریدہ "النسر") الشیخؔ عبداللہ الرباح (شرعی و کیل) الاستاذؔ خیری الحماد (اسسٹنٹ ڈائریکٹر وکالۃ الانباء العربیہ۔ عرب نیوز ایجنسی) السیدؔ جودت الخطیب (آفیسر محکمہ پاسپورٹ اردن) السید عمر خلیل المعانی (ایڈووکیٹ عمان) السید واصف فخرالدین (استاذ اسلامیہ کالج عمان)

بعض اہم تاثرات کا عربی متن اردو ترجمہ کے ساتھ ذیل میں سپردقلم کیا جاتا ہے۔

1۔ صاحب المعالی فوزی باشا ملقی وزیر خارجیۃ المملکۃ الاردنیۃ الہاشمیہ:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرنی واللہ لقاء المسلم الغیور رشید أحمد جغتائی الأحمدی و أکبرت فیہ رغبۃ صادقۃ فی تحقیق مبادئ رفیعۃ یعتقد أنہا خیر ما یقدم للناس فی مشارق الأرض و مغاربہا وأن الإخلاص للعقیدۃ التی تعمرفؤادہٗ بعث بہٖ إلی أقطار العالم کلہ وطناً واحدا والعالمین جمیعا۔ أھلا لہ وسکانًا حفظہ اللہ وأبقاہ۔

31/7/1948 فوزی ملقی

ہز ایکسی لنسی فوزی پاشا ملقی وزیر خارجہ مملکت اردونیہ ہاشمیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدا ایک غیور مسلمان عالم مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سے ملاقات کر کے مجھے غایت درجہ مسرت حاصل ہوئی ہے۔ مَیں ان کی اس سچی تڑپ سے بھی بہت متاثر ہوا ہوں جو وہ اپنے دل میں ان بہترین اور عظیم الشان اصولوں اور تعلیم کو لوگوں میں قائم اور راسخ کرنے کے واسطے موجود پاتے ہیں اور جس کے بارہ میں آپ کا اعتقاد ہے کہ یہی وہ بہترین چیز ہے جسے دنیا کے مشارق ومغارب میں ہر جگہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔ وہ عقیدہ کہ جس سے ان کا دل معمور ہے اور وہ پیغام جو تمام دنیا جہاں کے جملہ ممالک کو گویا ایک ہی وطن تصور کرتا ہے اس سے والہانہ اخلاص ہی نے آپ کو اپنے وطن اور اہل وعیال سے دور مختلف ممالک میں پہنچا دیا ہے۔ آپ کے خیر مقدم اور بہتر قیام کی نیک خواہش کے ساتھ ہی میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ وناصر ہو اور آپ کو لمبی عمر بخشے۔ آمین

31 جولائی 1948ء فوزی ملقی

وزیر خارجہ مملکۃ اردنیہ ہاشمیہ

2۔ صاحب العمالی سعید باشا المفتی وزیر الداخلیۃ للمملکۃ الأردنیۃ الھاشمیۃ

"بارک اللہ با لسید رشید أحمد الجغتائی وبأمثالہ الذین یعملون لخیر الإسلام والدین الحنیف۔ لھم بذلک أجرھم فی الدنیا وفی الاخرۃِ۔"

عمان سعید المفتی

14/2/1949 وزیر الدخلیۃ للمملکۃ الأردنیہ الھاشمیہ

ہز ایکسی لنسی سعید پاشا المفتی

وزیر داخلہ شرق الاردن

"اللہ تعالیٰ اپنی برکات وافضال محترم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی اور آپ جیسے مبلغین اسلام پر نازل فرمائے کہ جو دین حنیف اسلام کی بھلائی اور بہتری کے واسطے سرگرم عمل ہیں۔ یقیناً دنیا وآخرت میں انہیں اجر عظیم سے نوازا جائے گا۔

عمان سعید المفتی

14 فروری 1949ء وزیر داخلہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ"

3 ۔ صاحب السعادۃ عبداللہ النجار۔ القائم بأعمال المفوضیۃ اللبنانیۃ بعمان

"الناس أعداء ماجھلوا۔ لذلک نرجوا ان یفھم العالم ولا سیما الغربی منہ حقیقۃ الإسلام۔ فیقوی التآخی بین الأقوام علی ید المبشرین المخلصین أمسال المبشر الإسلامی السید رشید أحمد جغتائی الأحمدی الذی تفضل بزیارتی وحدثنی بلسان عربی مبین۔"

عبداللہ النجار

۱۷/۷/۱۹۴۸ القائم بأعمال المفوضیۃ المجھوریۃ اللبنانیۃ عمان

عمان میں جمہوریہ لبنانیہ کے سفیر ہز ایکسی لنسی عبداللہ النجار

لوگ لاعلمی اور ناواقفیت کے باعث ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے ہیں۔ سو ہماری تمنا ہے کہ تمام دنیا خصوصاً مغربی دنیا اسلام کی حقیقت کو سمجھے، اور مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی جیسے مخلص مبلغین کے ذریعہ قوموں کے درمیان بھائی چارہ کی فضا قائم ہو جائے۔ مبشر اسلامی رشید چغتائی صاحب نے مجھے ملاقات کا شرف بخشا اور فصیح وبلیغ عربی زبان میں مجھ سے گفتگو کی۔

عبداللہ النجار

قائم باعمال المفوضیہ (سفارت خانہ لبنانیہ)

17 جولائی 1948ء عمان

4۔ مفتی الدیار الأردنیۃ فضیلۃ الشیخ الأستاذ محمد فال البیضاوی الشنقیطی

"شاء الحظ أن یصاد فنی بلقاء الأستاد السید رشید أحمد جغتائی الأحمدی المبشر بالدین الإسلامی فی البلدان الأجنبیۃ فوجد تہ مثالا للکمال واللطف والأدب الإسلامی وأبی إلا أن أثبت لتواضعہٖ الرغبۃ فی أن أدون فی دفترۃ ھذا المبارک اسمی فھا أنا أسجلہ شاکرا لہٗ جھدہ فی نشر الإسلام سائلا لہ التوفیق من اللہ تعالیٰ والعون علی مھمتہٖ"

عمان

7 رجب 1367 ... 15/5/1948

مفتی الدیار الأردنیۃ

محمد فال البیضاوی الشنقیطی

مفتی اعظم مملکت اردنیہ ہاشمیہ حضرت فضیلت مآب شیخ محمد فال بیضاوی شنقیطی

میری خوش نصیبی نے مجھے غیر ممالک میں فریضہ تبلیغ بجا لانے والے مبلغ اسلام مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی احمدی سے ملاقات کی سعادت ملی۔ میں نے آپ کو کمال لطف اور ادب اسلامی میں مثالی شخصیت پایا ہے۔ آپ کی خواہش کے مطابق مَیں آپ کے اس رجسٹر میں اپنا نام درج کرتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے آپ کی مساعی کو قدر وشکریہ کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جدوجہد میں آپ کا معین و مددگار ہو اور بہتر طور پر اس خدمت کو سرانجام دیتے رہنے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین

مفتی اردن محمد فال بیضاوی شنقیطی

عمان ۔ 7 رجب 1367ہجری مطابق 15 مئی 1948ء

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد نمبر 12 صفحہ 1 تا 18)

احمدیؐ وفد مؤتمر عالم اسلامی کے دوسرے سالانہ اجلاس میں

مؤتمر عالم اسلامی ممالک اسلامیہ کی عالمی تنظیم کا نام ہے جس کا قیام فروری 1949ء میں پاکستان کے پہلے دارالسلطنت کراچی میں ہوا۔ اس موقع پر مسلم نمائندگان نے مؤتمر کا ایک دستور مرتب کیا جس کی بنیاد قرآن عظیم کے ارشاد ربانی "إنما المؤمنون إخوۃ" پر رکھی۔

مؤتمر کا دوسرا سالانہ اجلاس اس سال 9 سے 13 فروری تک کراچی میں منعقد ہوا جس میں 35 اسلامی ملکوں کے مندوبین نے شرکت کی اور دنیائے اسلام کو درپیش مسائل پر اپنے ممالک کی نمائندگی کی اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ کشمیر، فلسطین اور دوسرے ان تمام اسلامی ممالک کو آزاد کرانے کی متحدہ کوشش کی جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی دیرینہ خواہش تھی کہ عالم اسلامی کے متفرق اجزاء کسی طرح ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اپنی عالمگیر مشکلات حل کرنے کی راہ سوچیں اور ایک دوسرے سے ان کا رابطہ اور تعلق قائم ہو۔ چنانچہ مئی 1947ء کے بعد حضور نے لاہور، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ اور کراچی میں متعدد تقریریں فرمائیں۔ جن میں اس اہم ضرورت کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ علاوہ ازیں 1950ء میں کراچی کے صحافیوں کی کانفرنس میں مسلمانوں کی تنظیم اور اتحاد پر بہت زور دیا۔

"مؤتمر عالم اسلامی" چونکہ وحدت عالم اسلام کے لئے پہلا خوشکن قدم تھا جس کو اٹھانے کی توفیق پاکستان کو میسر آئی تھی۔ اس لئے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد مبارک پر مؤتمر کے اس دوسرے اجلاس میں مرکز احمدیت سے ایک احمدی وفد نے خاص طور پر شرکت کی۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت وتبلیغ اس وفد کے امیر تھے اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر تحریک جدید اور ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر اس کے رکن۔ احمدی وفد کو مؤتمر کے ہر اجلاس کی کاروائی میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ نمائندگان وفود سے الگ الگ ملاقاتیں کیں، ان کی تقاریر سنیں اور ان تقاریب میں شریک ہوا جو مؤتمر کے نمائندوں کو سرکاری طور پر دی گئیں۔ جماعت احمدیہ کراچی نے اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی 1950ء کی کراچی پریس کانفرنس کو عربی اور انگریزی زبانوں میں شائع کیا جو بیرونی ممالک کے مندوبین میں سے ایک معتدبہ حصہ کو دیا گیا تا وہ اپنے ملکوں میں واپس جائیں تو حضرت امام جماعت احمدیہ کے قیمتی افکار وخیالات کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر اختیار کریں۔

امیر وفد حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے اپنے ایک مفصل بیان میں مؤتمر عالم اسلامی کو عالم اسلامی میں وحدت اور اتحاد پیدا کرنے کی مبارک تحریک قرار دیا اور اپنے ایک مفصل بیان میں اس کی سرگرمیوں کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے بتایا کہ

"تمام عرب مندوبین نے اس بات پر زور دیا کہ تمام باہمی فرقہ بندیوں کی حدود سے بالا تر رہ کر اس مؤتمر عالم اسلامی کی بنیاد اٹھانی چاہیے ورنہ یہ سانس لیتے ہی موت کا منہ دیکھے گی۔ اقوام عالم کے مشترکہ سٹیج سے یہ آواز ایک احمدی کے دل میں کس قسم کی خوشی پیدا کرسکتی ہے اس کا اندازہ اس مسلمہ حقیقت سے کیا جاسکتا ہے کہ عرصہ...... سے ہماری جماعت کے اسٹیج سے یہ آواز بار بار بلند کی جارہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی مشترکہ اغراض کی خاطر ایک سٹیج پر جمع ہوکر روح تعاون کے ساتھ اپنی عالمگیر مشکلات کا حل سوچنا اور اپنی حالت بہتر بنانے کے لئے اکٹھا ہو جانا چاہیے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہماری آواز باز گشت بے نتیجہ نہیں رہی اور اب ممالک اسلامیہ کے درمیان وحدت پیدا کرنے کی غرض سے مؤتمر عالم اسلامی کی داغ بیل ڈالی جارہی ہے۔"

ان دنوں پاکستان اور بیرونی ممالک کے بعض لوگ یہ سمجھتے تھے کہ مؤتمر عالم اسلام کا قیام محض ایک سیاسی سٹنٹ ہے جس سے حکومت پاکستان اپنی ہردلعزیزی اور مقبولیت بڑھانا چاہتی ہے تاکہ ملکی انتخابات کے لئے موافق اور سازگار حالات پیدا ہوں۔ عرب نمائندگان میں سے بھی ایک نمائندہ نے اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ان وفود کے پاس ان کی حکومتوں کی طرف سے کوئی اختیار نہیں اور نہ حکومتیں ایسا اختیار دے سکتی ہیں بلکہ اگر اختیار دے بھی دیتیں تو اعتماد نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ہماری آواز کے ساتھ اپنی مقررہ اور مستقل پالیسی کو ہم آہنگ کریں گی۔ امیر وفد حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے اس عرب نمائندے کو بھی جواب دیا اور اپنے بیان میں بھی بتایا کہ مؤتمر عالم اسلامی کے قیام اور بقاء سے کم ازکم جو فائدہ ہمیں پہنچ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ باہمی تعارف اور ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل ہونے کے علاوہ عالم اسلامی کے اتحاد کی ضرورت کا شعور اور احساس پیدا ہو جانا خود ایک بڑی نعمت ہے۔ تقریباً ہر ایک نمائندے نے بلند آواز اور مؤثر انداز میں بار بار سنایا کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے تم مسلمان بنو یہ آواز بھی احساس بیداری پیدا کرنے والی ہے۔ اور جب قوم میں ایک دفعہ احساس پیدا ہو جائے تو اُمید کی جاتی ہے کہ دوسرا قدم بھی اُٹھایا جائے۔

پس احساس بیداری سے فائدہ اٹھانا چاہیے نہ کہ مایوسی سے اس کو ضائع کر دینا چاہئے۔

حضرت شاہ صاحبؓ نے اس بیان میں مزید فرمایا کہ:۔

"مَیں نے محسوس کیا ہے کہ جمعیت علماء میں بھی قابل قدر ایسی شخصیتیں موجود ہیں جو سمجھتی ہیں کہ اسلامی فرقوں کے درمیان جو اختلافات ہیں ان کی نوعیت زیادہ تر تاویلی اور اصطلاحی ہے ہمیں ان اختلافات سے بلند اور بالا رہ کر عالم اسلامی کے لئے تنظیم وحدت کا سٹیج کھڑا کرنا چاہیے۔ مجھ سے ایک عالم نے کہا کہ نبوت اور ختم نبوت کی تعریف میں جو اختلاف آپ کے اور

ہمارے درمیان ہے وہ دراصل اصطلاحی تعریف کا اختلاف ہے ورنہ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ اختلاف ایسا نہیں کہ اس پر آپس میں دست و گریبان ہوں۔ آپ بھی مانتے ہیں کہ اسلام کی شریعت کامل ہے اور اس کے بعد کوئی شریعت نہیں اور نبوت کی تعریف میں صرف یہ کہتے ہیں کہ خداتعالیٰ سے ہمکلام ہونا اور نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ صاحب شریعت بھی ہو اور ہمارے علماء نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری قرار دیتے ہیں۔ تو یہ اختلاف تعریف کا ہے۔ یہ ایسا اختلاف نہیں کہ آپس میں دست و گریبان ہوا جائے علماء کے طبقہ میں اس قسم کی آزاد خیالی کا پیدا ہونا خوش کن ہے۔ جوں جوں ہمارا نقطۂ نظر وسعت اختیار کرتا جائے گا اور رواداری کی روح ہم میں کارفرما ہوگی ہم ایک دوسرے کے قریب ہوتے چلے جائینگے اور جو ہمارے درمیان خلیج ہے کم سے کم ہوتی چلی جائے گی۔ اسلئے مَیں سمجھتا ہوں کہ مؤتمر عالم اسلامی کے ذریعہ سے مسلمانوں کے درمیان وحدت کی صورت پیدا ہونے کے امکانات موجود ہیں۔''

(الفضل 17مارچ1981ء صفحہ 6 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 13 صفحہ 294-297)

لبنانی پریس میں
حضرت امام جماعت احمدیہ کا تذکرہ

بیروت کے اخبار اخبار ''الیوم'' نے 22 کانون الاول 1949ء کے پرچے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی عظیم شخصیت کے بارے میں مندرجہ ذیل تعارفی نوٹ شائع کیا:۔

''یتمتع الخلیفة میرزا بشیر الدین محمود احمد بمکانةدینیة کبیرة فی باکستان ، و ھو من لاھور عاصمة البنجاب، ویبلغ من العمر ٦٠ عامًا و یعتبر ثقة فی أمور الإسلام و یتولی رئاسة الجماعة الأحمدیین، الذین ینتشرون فی کل بقعة من بقاع العالم مبشرین بتعالیم الدین الإسلامی الحنیف، ویرجع إلیه الفضل الأول فی إنشاء مراکز التبشیرفی أکثر بلدان العالم، وقد لعب ھذا الزعیم الدینی المسلم دورًا ھاما فی کشمیر وفی تأسیس دولة باکستان۔ لجماعته نظام خاص من الفقیر الی الوزیر، وھوأی السید میرزا بشیر الدین تقی ورع و مستجاب الدعوات، وقد کتب عن حیاته السید محمد ظفرالله خان وزیر خارجیة باکستان باللغتین الإنکلیزیة والأردیة۔ ولھذاالزعیم الدینی الکبیر مؤلفات متعددة فی الإسلام وفی تفسیر تعالیمه باللغتین الأردیة والإنکلیزیة ، وقد سبق لهٗ أن تولی رئاسة لجنة کشمیر کما مثل مسلمی الھند فی مؤتمر الأدیان الذی انعقد فی عام ١٩٢٤ فی لندن......'(الیوم (البیروت) ٢٢ کانون الاول بحواله البشریٰ المجلد ١٦ ، ربیع الاول ١٣٧٠ ھجریة دسمبر 1950ء صفحہ 237)

خلیفہ میرزا بشیرالدین محمود احمد کو پاکستان میں مذہبی اعتبار سے بڑی عظمت و اہمیت حاصل ہے آپ کی عمر اس وقت 60 سال ہے اور آپ کا تعلق پنجاب کے دارالحکومت لاہور (یاد رہے کہ حضور ان دنوں لاہور میں فروکش تھے) سے ہے۔ آپ اسلامی مسائل میں ثقہ سمجھے جاتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے امام ہیں جو اکناف عالم تک پھیلی ہوئی ہے اور اسلامی عقائد کی تبلیغ کر رہی ہے اور دنیا کے اکثر ممالک میں تبلیغی مراکز کے قیام میں اس کا نمایاں دخل ہے۔ اس مسلمان مذہبی لیڈر نے پاکستان کی تاسیس اور مسئلہ کشمیر میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد فقیر سے لے کر وزیر تک ایک خاص نظام سے وابستہ ہیں۔

میرزا بشیر الدین متقی، پارسا اور مستجاب الدعوات ہیں۔ محمد ظفراللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے انگریزی اور اردو زبانوں میں آپ کی سیرت لکھی ہے۔ اس عظیم مذہبی لیڈر نے اسلام اور اسلامی تعلیمات کی تفسیر میں اردو اور انگریزی میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کشمیر کمیٹی کے صدر بھی رہے ہیں۔ اسی طرح آپ نے مسلمانان ہند کی طرف سے مذاہب عالم کانفرنس میں بھی نمائندگی کی۔ جو 1924ء میں بمقام لنڈن منعقد ہوئی تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 13 صفحہ 109-110)

(باقی آئندہ)

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

(عبدالباسط شاہد۔ لندن)

جلسہ سالانہ کی تقریب سے قادیان کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اس سال تو کئی وجوہ سے ان یادوں کی شدت میں اضافہ ہوگیا۔ خلافت جوبلی کا جلسہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس میں شرکت کا پروگرام۔ دنیا بھر کے احمدیوں کا دلی جوش و جذبہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری......

اچانک پتہ چلا کہ پیارے آقا نے بعض حالات کی وجہ سے عشاق کو قادیان جانے سے منع کر دیا ہے اور پھر اچانک ہی حضور جنوبی ہندوستان کا کامیاب دورہ مکمل کر کے واپس یہاں لندن پہنچ گئے۔

بظاہر تو یہ ایک عجیب ناقابل بیان Anti Climax موڑ تھا مگر پیارے آقا کے اس بہت مشکل اور جرأتمندانہ فیصلہ کے پیچھے خدائی منشا و حکمت نے ہمیں راضی برضا الٰہی رہنے کا ایک بہت ہی قیمتی سبق ہی نہیں قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ اور موقع بھی عطا فرمایا ہے۔

ہم جو قادیان جانے کے لئے پوری طرح تیار تھے اس تبدیلی سے فوری طور پر دل مسوس کر رہ گئے مگر یہ اعتماد بھی ضرور تھا کہ اس فیصلہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جماعت کو بہت سے فوائد اور کامیابیاں عطا فرمائے گا۔ اور یہ بھی کہ خدا کرے کہ یہ صلح حدیبیہ سے ملتا ہوا واقعہ ان نتائج و برکات کو لے کر آئے جو اس فیصلہ کے نتیجہ میں حاصل ہوئی تھیں۔

اس تبدیلی سے سب سے زیادہ ہمارے قادیان کے رہائشی اور درویش متأثر ہوئے ہوں گے۔ وہ تو شوق زیارت کی تکمیل اور خلافت جوبلی کی تقریب کے لئے ہمہ تن اشتیاق بنے ہوئے تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ ؎

میرے دل میں ہے شوق وصل و شکوہ ہجراں

درویشان قادیان کے لئے یہ ایک بہت ہی رنجدہ سانحہ ہے مگر ان خوش نصیب احمدیوں نے صبر و وفا کے بڑے کٹھن امتحانوں سے گزر کر درویشی کی شان کو بلند کیا ہے۔ قادیان نے تقسیم ملک کے وقت قربانی کی جو مثال دی وہ فی زمانہ اور کہیں بھی نہیں مل سکتی۔ قادیان کے اردگرد مشرقی پنجاب میں بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کے مرکز اور بڑے بڑے پیروں کی گدیاں تھیں مگر ان مراکز کے مکین اور گدیوں سے وابستہ لوگ سب کچھ پیچھے چھوڑتے ہوئے ادھر ادھر بکھر کر رہ گئے۔

قادیان کے باسیوں نے اپنے عظیم الشان امام و رہنما کی قیادت و رہنمائی میں بزبان حال یہ کہا کہ ہم اس جگہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں گے مگر اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے۔ وہ ہر صبح و شام موت کو اپنے سامنے دیکھتے مگر ان کے پایہ استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔ ان کے حالات ایسے تھے کہ ہر وقت زندگی سے زیادہ موت قریب نظر آتی تھی۔ وہ تو زندہ شہید تھے۔ ان کی اس قربانی کے نتیجہ میں قادیان کے سفید، بلند مینار سے اذان کی آواز برابر آتی رہی۔ ان کی اس قربانی پر ہم انہیں رشک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ہمارے سر فخر سے بلند ہیں۔ ان درویشوں اور قادیان کے رہنے والوں نے بہت سی محرومیوں کو اپنے عظیم مقصد کے حصول کے لئے قبول کیا۔

پاکستان اور ربوہ کے احمدی بھی اپنے پیارے امام سے ملاقات اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے جذبہ سے سرشار بہت ہی مشکلات سے گزر کر ویزا وغیرہ کے حصول میں کامیاب ہو کر منارۃ المسیح، بہشتی مقبرہ، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، دارالمسیح کو ذہنوں میں بسائے اس مبارک سفر کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے بلکہ بعض تو اپنا سفر شروع بھی کر چکے تھے۔ مگر وہ بھی یقیناً اسے راہ سلوک کا ایک مرحلہ سمجھ کر قرب الٰہی کے حصول کے لئے دعاؤں میں لگ گئے ہوں گے۔ ان کی محرومیوں کی داستان بھی تو مختصر نہیں ہے۔ ان کی قربانیوں کا اندازہ کرنا بھی عام آدمی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ جہاں اپنے پیاروں کا ذکر کرنے پر پابندی ہو، جہاں اپنے عقیدہ کے اظہار پر قدغن ہو، جہاں بچوں کی تعلیمی ترقی میں قدم قدم پر روکیں ہوں، جہاں اچھے کاموں پر اعتراض، استہزاء اور تنقید و تمسخر ہو وہاں کی مشکلات وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں مگر اس سب کے باوجود ان کا جذبہ ایمانی قابل رشک ہے۔ دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے یہ ایک بہت ہی نادر موقع پیدا ہوا ہے۔ جماعت کی مثال تو ایک جسم کی ہے۔ میرے جسم کا ایک حصہ اگر افغانستان کے دور دراز گاؤں میں تکلیف میں ہے تو وہ میری تکلیف ہے۔ اگر افریقہ کے میرے کسی بھائی بہن کو تکلیف ہے تو وہ ہماری سانجھی تکلیف ہے۔

اگر یہ فیصلہ ہمیں راضی برضا رہنے اور اطاعت امام میں پہلے سے زیادہ شرح صدر بخشنے کا موجب ہو اور اس سے ہماری دعاؤں میں زیادہ توجہ اور درد پیدا ہو جائے تو ہمارے لئے برکت ہی برکت اور کامیابی ہی کامیابی ہے۔

❁❁❁❁❁❁

لجنہ اماء اللہ آسٹریا کے دوسرے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: صدف وہاب۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ آسٹریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ آسٹریا کو اپنا ساتواں سالانہ اجتماع مورخہ 26/اکتوبر 2008ء بروز اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پروگرام کے مطابق پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو کہ مکرمہ فوزیہ زاہد صدیقی صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد حدیث نبوی ''تربیت اولاد'' کے بارہ میں مکرمہ نازیہ داؤد صاحبہ نے پیش کی۔ بعد ازاں عزیزہ ماہم صدیقی نے کلام محمود سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔ جس کے بعد تمام لجنہ نے اپنا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ آسٹریا نے لجنہ و ناصرات سے افتتاحی خطاب میں قیمتی نصائح سے نوازا۔

چونکہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع اکٹھا منعقد کروایا گیا تھا اس لئے ابتدائی کارروائی کے بعد پہلے ناصرات کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے جس میں ناظرہ قرآن کریم و حسن قراءت، حفظ قرآن کریم، نظم، دینی معلومات اور تقریری مقابلہ جات شامل تھے۔ تمام ناصرات نے نظم و ضبط کے ساتھ اور بڑی دلچسپی کے ساتھ ان مقابلوں میں حصہ لیا۔

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں حفظ قرآن کریم، ناظرہ قرآن کریم، حسن قراءت اور نظم کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم منیر احمد صاحب منور مبلغ سلسلہ نے ذکر الٰہی، ذکر رسول اور جماعتی پروگراموں میں شرکت کی غرض و غایت بیان کی اور اجتماعی دعا کروائی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرمہ امبر ماجد صاحبہ نے پیش کی۔ جبکہ جرمن ترجمہ عزیزہ ماہم زاہد صدیقی نے پیش کیا۔

حدیث نبوی بعنوان ''اسلام میں اطاعت کا بلند معیار'' کے بارہ میں مختصر تشریح مکرمہ ناصرہ حاشر صاحبہ نے پیش کی۔ بعد ازاں مکرمہ رضوانہ شفیق صاحبہ نے خلافت کے بارہ میں نظم ترنم کے ساتھ پیش کی۔ بعد ازاں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے مرکز سے موصول ہونے والا پیغام پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد خاکسارہ صدف وہاب نے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد تفریحی مقابلے کروائے گئے اور آخر میں اوّل دوم اور سوم آنے والی ناصرات اور لجنات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس اجتماع میں ناصرات کی حاضری 100 اور لجنہ کی حاضری 70 رہی۔

اللہ تعالیٰ حاضرات کو اپنے خاص فضلوں اور اجتماع کی برکات سے نوازے۔ آمین۔

قائم شدہ
1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

بقیہ:رپورٹ دورہ بھارت از صفحہ نمبر2

امن پھیلانے کا کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کی جہاد کے بارہ میں تعریف یہ ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور یہی بات مذاہب میں ملتی ہے۔ تمام مذاہب میں یہ پایا جاتا ہے کہ تمام انسانوں سے نیک، اچھا سلوک کیا جائے۔ چونکہ جماعت احمدیہ یہی کام سرانجام دے رہی ہے اس لئے مَیں تمام دنیا میں شانتی اور امن پھیلانے والی اس جماعت کا عقیدت مند ہوں اور ہر طرح سے اس کی کامیابی کا خواہاں ہوں۔

ان دونوں حضرات کے ایڈریسز کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عشائیہ میں خطاب

حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

''مَیں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آج کی اس تقریب میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپنی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ اور آپ کی شمولیت سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ کی نظر میں دوسروں کے لئے کیا عزت اور اور اعلیٰ جذبات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بھارت ایک بہت بڑا ملک ہے اور اس میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ قوموں کو اور مذاہب کو Survive کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھیں۔

آج کل دنیا میں مختلف مذاہب ہیں۔ تمام مذاہب کے بانیوں نے یہ تعلیم دی کہ اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں۔ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کریں۔

آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ آپؐ پر قرآن کریم کی صورت میں شریعت نازل ہوئی۔ تب سے آج تک قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں موجود ہے اور مستشرقین کو بھی اس بات کا اقرار ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں مختلف امور کے بارہ میں تعلیم اور احکام ملتے ہیں۔ مثلاً کون کون سے انبیاء آئے، خدا اور مخلوق کے تعلق میں کیا احکام ہیں۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا میں آئندہ ہونے والی ایجادات کیا ہوں گی۔ اسی طرح خرید و فروخت، تجارت کس طرح کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خلاصۃً قرآن کریم کی تعلیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک یہ کہ حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرے مخلوق خدا کے حقوق کی ادائیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے بندے کو پاک دل اور پُرعزم ہونا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کو اپنے عملی نمونہ سے قرآن کریم سکھایا اور پھر صحابہ نے دوسروں کو سکھایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہر ایک صدی کے سَر پر خدا تعالیٰ مجدد بھیجتا رہا جو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات کو پھیلانے کے ذمہ دار تھے۔ بعض مجدد انڈیا میں بھی آئے۔

سال 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مبعوث ہوئے اور آپؑ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ہم آپ کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں کو متحد کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپؑ کا مشن ایک خدا کے حضور بندوں کو لا کھڑا کرنا تھا۔ تاکہ بندے اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔ مسلم اور غیر مسلم سبھی ایک خدا کے تحت آئیں اور آپس میں بھائی چارہ اور اخوت و محبت کی فضا پیدا ہو اور ایک دوسرے کے حقوق ادا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد خدا اور بندے کے تعلق کو مضبوط کرنا ہے تاکہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کے قریب آئے اور خدا کا حق بھی ادا کرے اور اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا کلام بسا اوقات تمثیلات میں ہوتا ہے اور عام دنیا کے لئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ اپنے انبیاء مبعوث فرماتا ہے۔

ہم احمدی دنیا میں امن کے قیام کی خاطر آپ علیہ السلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں تاکہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہترین اُمّت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بہترین اُمّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو۔ (آل عمران :111)

حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف مسلمانوں کو دنیا کی بہترین اُمّت اس لئے قرار دیتا ہے کہ وہ لوگوں کی بہبودی کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوگی جب مسلمان خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیں انصاف پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اب انصاف کس طرح قائم ہو سکتا ہے اور امن کا قیام کس طرح ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرمایا ہے: ''جب تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو۔ خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو''۔ (الانعام: 153)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو''۔ (المائدہ :9)

پس ہم میں سے ہر ایک کو انصاف پر قائم ہونا چاہئے اور دوسروں سے بھی اس بات کی توقع کرنی چاہئے۔ قرآن شریف نے یہی حکم دیا ہے کہ انصاف پر قائم رہو اور اگر تمہیں اپنے عزیز رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ مسائل تب کھڑے ہوتے ہیں جب لوگ اپنے مذموم مقاصد کی خاطر انصاف سے ہٹ جاتے ہیں اور ایک دفعہ یہ ہو جائے تو پیدا ہونے والی شکایات کا ازالہ مشکل ہوتا ہے۔

پھر بین الاقوامی تعلقات میں قرآن کریم یہ حکم دیتا ہے کہ تمام دشمنیاں ختم کر دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں سمیع و علیم خدا ہوں۔ تم ایک انسان کو تو دھوکہ دے سکتے ہو مگر خدا کو نہیں۔ جب تم معاہدے کرو تو کھلے دل کے ساتھ انصاف اور ایمان داری پر قائم رہتے ہوئے کرو۔ یہ خوبصورت تعلیم معاشرے سے تمام دشمنیاں ختم کر دیتی ہے۔

ایک دفعہ ایک یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور ایک صحابی کے ساتھ اپنے قرض کے معاملہ میں مدد کی درخواست کی۔ اس صحابی کو بلوایا گیا۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس ابھی رقم کی ادائیگی کا انتظام نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رقم کی ادائیگی کا انتظام کرو۔ اس صحابی نے دوبارہ عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس اس وقت طاقت نہیں۔ آپ ﷺ کے تیسری بار حکم دینے پر وہ صحابی بازار گئے اور اپنی قمیص جو انہوں نے پہنی ہوئی تھی بیچ کر قرض کی ادائیگی کا انتظام کیا۔ پس یہ ہے وہ تعلیم جو آنحضرت ﷺ نے معاشرہ کو پُرامن رکھنے کی خاطر پیش کی۔

لوگ اسلام پر انتہا پسند ہونے کا الزام لگاتے ہیں مگر اسلام درحقیقت امن اور محبت کا علمبردار مذہب ہے۔

اس کے بالمقابل آج کل دنیا میں مختلف جنگوں اور حملوں میں عام لوگ بے گناہ مارے جا رہے ہیں۔ یہ معصوم لوگ ہی ہیں جو زیادہ تر حملوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اسلام نے کبھی اس بے رحمی کا درس نہیں دیا مگر یہ بات آج کل کے بعض مسلمان گروہ بھول جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ آج کل کے زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں ہے بلکہ قلم کے جہاد کا وقت ہے۔ آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء نے اسی بات کی تعلیم اپنی جماعت کو دی۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں اور کسی بھی مذہب کے بانی کے خلاف بدزبانی جائز نہیں۔

ہمیں اپنے خدا کی طرف واپس جانا ہوگا۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے کاموں میں مگن ہیں اور دوسروں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس وجہ سے دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے اور آئندہ نسلیں ہمیں اس بات پر مورد الزام ٹھہرائیں گی۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دنیا کی آئندہ نسلوں کو اس خطرہ سے بچائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب رات نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

کھانے کے پروگرام کے بعد مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے، حضور انور سے گفتگو فرماتے۔ بعض مہمانوں کو حضور انور نے تحائف بھی عطا فرمائے۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام رات دس بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

✿ ...... آنے والے مہمانوں میں سے ایک بی آر نارن صاحب تھے۔ موصوف ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور Amrata ٹی وی پر ان کے پروگرام آتے ہیں۔ انہوں نے استقبالیہ تقریب میں حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد کہا:

''آج کا دن میری زندگی میں ایک عظیم دن ہے کہ مَیں ایک عظیم روحانی رہنما سے مل رہا ہوں۔ اتنے بڑے عظیم رہنما سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ کا خلیفہ پوپ سے بھی بڑھ کر ہے۔ آج دنیا میں جس قدر بھی لوگ زندہ ہیں ان سب میں سب سے بڑے مرتبے والا یہ انسان ہے۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے میرا ہاتھ اپنے خلیفہ کے ہاتھ میں دے کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور آپ کی جماعت UNO سے بھی بڑھ کر ہے''۔

✿ ...... سی کے نیلا کندن (Kandan) جو ایک ادیب اور لیکچرار ہیں۔ اسی طرح کالن چرن راج صاحب جو ادیب ہیں ان دونوں نے اس استقبالیہ تقریب کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

''آپ کا فرقہ جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ آزاد خیال والا فرقہ ہے۔ آپ لوگ ساری دنیا کی آزادی کے لئے مؤثر کوشش کرنے والے ہیں۔ آپ کی ہر طرح عزت افزائی اور مدد ہونی چاہئے اور آپ کو اوپر اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہم سب کے لئے باعث عزت اور برکت ہوگا''۔

✿ ...... اوراج گوپالن جو سابق ممبر پارلیمنٹ اور ریلوے منسٹر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

''مَیں نے اپنی زندگی میں اگر کسی کو سب سے زیادہ جھک کر سلام کیا ہے تو وہ آپ کے خلیفہ ہیں''۔ یہ صاحب قدرے تاخیر سے تقریب میں پہنچے تھے۔ انہوں نے کالیکٹ میں حضور انور سے ملاقات کے دوران کہا کہ ''آپ کی تقریر کا سکرپٹ مجھے دیا جائے مَیں ساری تقریر پڑھنا چاہتا ہوں''۔

✿ ...... گوپال کرشنن صاحب جو ملیالم زبان کے سب سے بڑے اخبار ''ماتر بھومی'' کے چیف ایڈیٹر ہیں اور انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو بھی لیا تھا۔ انٹرویو لینے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ میرے لئے بڑی ہی عزت کا مقام ہے کہ اتنی بڑی عظیم مذہبی شخصیت سے مَیں نے ملاقات کی ہے اور مجھے ان کا انٹرویو لینے کی توفیق ملی ہے۔

✿ ...... استقبالیہ تقریب میں شرکت کرنے والے ایک غیر احمدی دوست جو ہومیو میڈیکل کالج کے پرنسپل ہیں انہوں نے حضور انور کو دیکھتے ہی احمدی احباب سے کہا کہ یہ چہرہ ایک عظیم روحانی شخصیت کا چہرہ ہے۔ مجھے بھی ان سے ملاقات کا موقع دلایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

یکم دسمبر 2008ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

"Indian Express" کو انٹرویو

صبح گیارہ بجے ہندوستان کے نیشنل اخبار "Indian Express" کے News Co-ordinator مسٹر Jushua نیوٹن نے ہوٹل میں آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ اس اخبار کی سرکولیشن کروڑوں میں ہے۔ اور یہ اخبار ہندوستان کے تمام بڑے شہروں سے شائع ہوتا ہے۔

اخبار کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ حضور سے ملنا ہمارے لئے اعزاز ہے۔

✿ ...... پہلے سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ کو شروع کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ میرا ایک متبع آئے گا، امام مہدی اور مسیح آئے گا۔ جب وہ آئے گا تو اس کو قبول کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ تمام دوسرے مذاہب بھی اپنے اپنے ہاں کسی ریفارمر کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس ریفارمر نے تمام مذاہب میں آنا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد ہیں جو آچکے ہیں۔ آپ نے 1889ء میں دعویٰ کیا اور جماعت کا آغاز ہوا۔ 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی اور اس کے بعد خلافت کا نظام شروع ہوا۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ آخری نبی آنحضرت ﷺ ہے۔ آپؐ نے فرمایا اب اسلام میں تمام مذاہب کی تعلیم آ گئی ہے۔ آپ آخری شرعی نبی ہیں اور قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے۔ اور قرآن کریم میں تمام سابقہ الہامی کتب اور انبیاء کی تعلیمات موجود ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ۔ بعض انبیاء کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ ہر قوم کی طرف نبی آیا۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو آخری زمانہ میں آئے گا جس کے آنے کے تمام مذاہب منتظر ہیں وہ اسلام میں آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا۔

مَیں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

۞......اس سوال پر کہ آپ گھانا میں رہے ہیں اور جماعت وہاں بڑی ہے اور تیزی سے پھیلی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ مادہ پرست کم ہیں، مذہبی زیادہ ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور دنیا کے جھمیلوں میں کم Involve ہوتے ہیں۔ افریقن ممالک میں پراگرس ہے لیکن بعض افریقن ممالک میں ہمیں مخالفت کا سامنا بھی ہے۔ جہاں Orthodox مُلّاں ہیں۔ جہاں مسلم ممالک کا اثر ہے۔ وہاں ہمیں مشکلات کا سامنا ہے۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ کرشن، بدھا ریفارمر بھی آئے۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ ہر ایک آزاد ہے۔ ہر نبی نے یہ تعلیم دی کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف آؤ۔ اس کی عبادت کرو، اس کو مانو مخلوق کا حق ادا کرو۔ یہ ہر نبی کی تعلیم ہے۔ اس کے علاوہ ہر نبی کے خاص حالات میں بعض تعلیمات تھیں جو ان کے حالات کے مطابق تھیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں ہم مسلمان نہیں ہیں۔ ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں لیکن اس قانون کی پابندی نہیں کرتے جو ہمارے بنیادی عقائد کے خلاف ہے۔ مثلاً نماز نہ پڑھو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرو، اس کو ہم ردّ کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھنا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے کوئی لاء، کوئی قانون ہمارے اس ایمان میں دخل نہیں دے سکتا۔ فرمایا مساجد میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ ہم پر ظلم ہوتا ہے لیکن ہم پرواہ نہیں کرتے۔ فرمایا قانون جو موجود ہے اگر کوئی سخت دل افسر احمدی کے خلاف ہے تو وہ اس قانون کا سہارا لے کر پکڑتا ہے۔ لیکن بعض ایسے افسران بھی ہیں جو نہیں پکڑتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں مُلّاں آزاد ہے جو جب چاہے، جو چاہے قانون کی چھتری کے نیچے کرسکتا ہے اور احمدیوں پر ظلم کرتا ہے۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ گرونانک ایک ایسا انسان تھا جو خدا کے بہت قریب تھا۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے گھانا میں یہ ثابت کیا کہ وہاں گندم اگائی جاسکتی ہے۔ بعد میں وہ اس کو جاری نہ رکھ سکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس سال اپریل میں گھانا گیا تھا وہاں صدر مملکت گھانا کو کہا کہ اس کو جاری رکھیں۔ تھرڈ ورلڈ ممالک میں ہم کوشش کر سکتے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ بننے سے قبل مجھے کسی کی طرف سے بھی کوئی خواب نہیں بتلائی گئی۔ خوابوں کے ذریعہ لوگوں کو بتایا گیا تھا۔ فرمایا جب کوئی خواب دیکھے اور وہ سچی ثابت ہوجائے تو وہ خدا کی طرف سے ہے۔

۞......حضور انور نے فرمایا: ہر آدمی خواب نہیں دیکھتا۔ بعض دفعہ خدا بعض لوگوں کو نشانات دکھاتا ہے ان کے ازدیاد ایمان کے لئے اور گواہی دینے کے لئے کہ اگر کوئی اعتراض ہو تو یہ لوگ اس اعتراض کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ صرف اسلام اور کسی دوسرے مذہب کے خلاف نہیں۔ عراق میں اپنے لوگوں کو ہی مارا جارہا ہے۔ بے گناہوں کا خون کیا جارہا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں اپنے لوگ ہی مر رہے ہیں۔ اسی طرح انڈیا میں بھی بعض ہندو گروپس ہیں۔ آئرلینڈ میں بھی ایسا ہوا۔ رومن ایمپائر میں کرسچین نے کرسچین کو مارا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام کی تعلیم امن اور صلح کی تعلیم ہے۔ اسلامی تعلیم کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا۔ اسلام اپنے کسی متبع کو یہ نہیں سکھاتا کہ اس قسم کا ردّعمل دکھائے۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مُلّاں یہ نہیں سمجھتا کہ جہاد کے اصل معنی اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اب ان علماء نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اپنے نفس کو پاک کرنا اصل جہاد ہے۔ احمدیہ جماعت گزشتہ سو سال سے جہاد کی جو صحیح تعلیم بتا رہی ہے اب ہمارا نام لئے بغیر دوسرے لوگوں نے بھی وہی کہنا شروع کر دیا ہے جو ہم کہتے رہے ہیں۔ اس طرح ہم تبدیلی لا رہے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے والد نے برٹش حکومت کی مدد نہیں کی تھی بلکہ اس وقت بہت سارے مسلمانوں نے برٹش حکومت کی مدد اور تعریف کی تھی۔ پنجاب میں سکھ حکومت تھی جو مسلمانوں کے سخت خلاف تھی۔ جب برٹش حکومت آئی تو انہوں نے سب کی حفاظت کی اور ظلم سے نجات دلائی۔ اور اعلان کیا کہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے سب آزاد ہیں۔ مساجد جو سکھوں نے لے لی تھیں وہ واپس مسلمانوں کو دلوائیں۔ تو اس سلوک کی وجہ سے مسلمانوں نے برٹش گورنمنٹ کی تعریف کی تھی۔ یہ انصاف کا سوال تھا، عدل کا سوال تھا، انصاف اور عدل کی تعریف تھی۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دہشت گرد گروپس اور ان کے پیچھے جو طاقتیں ہیں اگر ان کو روکا نہ گیا تو مزید تباہی ہوگی۔ ان سب گروپس کے خلاف سخت ایکشن لینا ہوگا تا کہ مزید تباہی سے بچا جائے اور دنیا امن کا سانس لے۔

۞......احمدیت کے مستقبل کے بارہ میں سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مستقبل یہ ہے کہ ہم ایک دن کامیاب ہو جائیں گے اور لوگوں کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو جائے گی۔ عیسائیت نے تین سو سال لئے پھیلنے کے لئے۔ بانی جماعت احمدیہ نے کہا ہے کہ ہمیں پھیلنے کے لئے تین سو سال نہیں لگیں گے۔

اخبار "Indian Express" کے نمائندہ کے ساتھ یہ انٹرویو گیارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوا۔

نیشنل اخبار "The Hindu" اور ’’جنم بھومی‘‘ کے رپورٹر کے ساتھ انٹرویو

ایک اور نیشنل اخبار "The Hindu" کے رپورٹر کے چیف رپورٹر پی ایم بشیر اور اخبار ’’جنم بھومی‘‘ کے چیف رپورٹر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لینے کے لئے ہوٹل پہنچے ہوئے تھے۔

اخبار "The Hindu" ہندوستان کے تمام بڑے شہروں سے شائع ہوتا ہے اور اس کی سرکولیشن کروڑوں میں ہے۔ اخبار ’’جنم بھومی‘‘ ملیالم زبان کا اخبار ہے اور اس کے پڑھنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ان دونوں اخبارات کے چیف رپورٹرز کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو پونے بارہ بجے شروع ہوا۔

اخبار "The Hindu" کے چیف رپورٹر نے کہا کہ حضور انور کو اخبار "The Hindu" کی طرف سے کیرالہ میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

۞......بمبئی کے دہشت گردی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تحقیق ہو رہی ہے۔ یہ پولیٹکل ایشو ہے اس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو بھی ہوا اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جس نے بھی کیا ہے غلط کیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان گروپ شامل ہے تو غلط کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حکومتیں اکٹھی ہوں اور ایک سمت میں ایکشن لیں اور مضبوط اور Joint ایکشن لیں۔ قرآن کریم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دوسری قوم پر ظلم کرتی ہے اور اس کا حق مارتی ہے تو پھر دوسری قومیں مل کر اس قوم کے خلاف ایکشن لیں اور مظلوم کی مدد کریں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان، عراق اور افغانستان میں مسلمان ہی مارے جا رہے ہیں۔ دہشت گردی میں مسلمان ہی مارے جا رہے ہیں۔

۞......ایک سوال کے جواب میں کہ احمدیہ جماعت میں کوئی ایکشن پلان ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ 120 سال میں آپ نے دہشت گرد گروپوں میں کبھی کوئی احمدی نہیں دیکھا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: جب مَیں گھانا میں تھا تو ایک ڈپٹی منسٹر ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ایک میٹنگ میں ممبران پارلیمنٹ بیٹھے ہوئے تھے اور آپس میں جرائم (Crime) کے بارہ میں بات ہو رہی تھی کہ جرائم بڑھ رہے ہیں۔ تو اس وقت انسپکٹر جنرل نے کہا کہ گھانا کی جیلوں میں مسلمان تو ہیں لیکن ایک بھی احمدی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ ہماری مضبوط تعلیمات کی وجہ سے ہے اور عمل کی وجہ سے ہے اور اس ایکشن کی وجہ سے ہے جو ہم اُس وقت لیتے ہیں جب کوئی احمدی غلط کام کرتا ہے۔

۞...... احمدی اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ایک شخص نے اس آخری زمانہ میں مسیح و مہدی بن کر آنا تھا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں یہ وجود آچکا ہے۔ جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا اور وہ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ابھی اس نے آنا ہے۔ دمشق میں آئے گا اور مینارہ پر اترے گا۔ ان کے مختلف عقائد ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ آچکا ہے اور دوسرے اس کے انتظار میں ہیں اور جو آچکا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں۔ یہ بنیادی فرق ہے ہمارے اور دوسروں میں۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ 193 ممالک میں موجود ہے۔ پاکستان، انڈیا اور افریقن ممالک میں بڑی تعداد ہے۔

۞...... "Love for All Hatred for None" کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ایک خدا کی عبادت اور اس کے حقوق کی ادائیگی اور مخلوق خدا کے حقوق کی ادائیگی یہ اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

۞...... احمدیہ خلافت کے بارہ میں ایک سوال کا جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلافت نبی کی وفات کے بعد شروع ہوتی ہے اور یہ ایک روحانی Succession ہے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ 30 سال تک رہی۔ پھر بادشاہت آ گئی۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کہ آخری زمانہ میں چودھویں صدی میں مسیح محمدی کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا تو اس پیشگوئی کے مطابق یہ سلسلہ خلافت گزشتہ سو سال سے جاری ہے اور پیشگوئی یہ تھی کہ یہ خلافت اب قیامت تک جاری رہے گی۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلافت صرف روحانی لیڈر شپ ہے۔ دنیوی معاملات میں رہنمائی کرتی ہے لیکن گورنمنٹ کے معاملات میں دخل نہیں دیتی۔

۞...... اس سوال کے جواب میں کہ آپ پانچویں خلیفہ ہیں آپ کا مقصد کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا وہی مقصد ہے جو پہلے خلیفہ اور دوسرے، تیسرے اور چوتھے خلیفہ کا تھا۔ اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ جو کام خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا اور جو تعلیم ہمیں دی اس کو پھیلانا اور اس کو جاری رکھنا ہے۔

۞...... اس سوال کے جواب پر کہ دوسرے لوگ آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان میں اور ہم میں فرق یہ ہے کہ آنے والے کو ہم مان چکے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا۔ وہ آنے والے کے منتظر ہیں۔ حضور نے فرمایا مسلمانوں میں سے لوگ ہمارے ساتھ مل رہے ہیں اور احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

۞...... اس سوال کے جواب میں کہ اسلام اور مغربی ممالک میں بہت بڑا فاصلہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہم احمدی تو ہر ایک ملک میں ہیں۔ ہر طرف ہیں۔ یورپین ممالک میں بھی ہیں۔ ابھی حال ہی میں برٹش پارلیمنٹ میں ایک پروگرام تھا وہاں ایڈریس کیا ہے۔ ہم احمدی تو اللہ کے فضل سے ہر ملک میں ہیں اور امن پسند جماعت کے طور پر متعارف ہیں اور پہنچانے جاتے ہیں۔

۞...... ایک سوال کے جواب پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مغربی ممالک کو احمدیت سے کوئی پرابلم نہیں ہے کیونکہ ہم ان کے کسی معاملہ میں دخل اندازی نہیں کرتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے حب الوطن من الایمان۔ ہر احمدی اپنے ملک سے محبت کرتا ہے اور قانون کی پابندی کرتا ہے۔

۞...... ہندوستان کے تعلق میں ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان ایک سیکولر سٹیٹ ہے اور ہم یہاں بالکل ٹھیک ہیں۔ خصوصًا ملک کے اس حصہ میں جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے رہتے ہیں۔ ہندوستان

کے بعض دوسرے حصوں میں مسلمانوں کے ظلم کا نشانہ بنے ہیں جیسے سہارنپور ہے جہاں پولیس ایکشن لینا چاہئے تھا لیکن نہیں لیا گیا۔ فرمایا اگر کسی ردّ عمل کا اظہار کرنا ہو تو ہمارا طریق مختلف ہے۔ ہم سڑکوں پر نہیں نکلتے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ کے بارہ میں ہدایات دی ہیں۔ بچوں کو نہیں مارنا، عورتوں کو قتل نہیں کرنا، بوڑھے لوگوں کو نہیں مارنا اور جو مذہبی لیڈر ہیں اور اپنے معابد میں ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا۔ درخت نہیں کاٹنے۔ اب ان تعلیمات کے ہوتے ہوئے اسلام کس طرح کہہ سکتا ہے کہ بے حساب فائرنگ کرو اور جو سامنے آتا ہے اس کو مار دو۔ یہ سب اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

۞...... ایک سوال کے جواب پر کہ احمدی لوگ کیا لا رہے ہیں۔ لوگ کیا دیکھ کر احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ جماعت امن پسند ہے، آپس میں بھائی چارہ اور پیار و محبت ہے۔ یہ روحانی معیار بلند کرتے ہیں۔ اخلاقی معیار بلند کرتے ہیں۔ خدا کے قریب کرتے ہیں اور بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں تو لوگوں کو سمجھ آتی ہے تو وہ جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم تو صرف پیغام پہنچاتے ہیں۔ ہم میں ہر ایک ہر وقت تبلیغ کر رہا ہے۔ جو قبول کرتا ہے وہ شامل ہو جاتا ہے۔ جو پسند نہیں کرتا ہو شامل نہیں ہوتا۔ آپ طاقت کے ذریعہ اپنی طرف مائل نہیں کر سکتے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے جو حقوق مرد کو دئے ہیں، عورت کو بھی دئے ہیں۔ مرد کے ذمّہ باہر کا کام ہے، گھر چلانے کے لئے خرچ مہیا کرنا ہے۔ عورت کو گھر کے کام ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دیتی ہے ان کی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔ اور گھر کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو گھر سے باہر بھی کام کر سکتی ہے۔ اسلام میں جب جنگیں ہوئیں تو عورتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، ان کو پانی پلاتی تھیں، نرسز کا کام کرتی تھیں۔ فرمایا عورت کو کوئی حق کم نہیں دیا گیا۔ احمدی خواتین ڈاکٹرز بھی ہیں، ٹیچرز بھی ہیں اور ان کا Literacy Rate بعض جگہ مردوں سے زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مرد اگر باہر ہو تو پھر گھر کون سنبھالے گا۔ بعض پڑھی لکھی عورتیں صرف اس لئے کوئی ملازمت نہیں کرتیں کہ اپنے بچوں کو سنبھالنا ہے اور گھر سنبھالنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری خواتین کی لجنہ کی تنظیم ہے وہ اپنے پروگرام بناتی ہیں، اپنے جلسے کرتی ہیں، تقاریر کرتی ہیں، کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں، اپنی پکنک وغیرہ کرتی ہیں۔ بہت سے بیرونی پروگرام ہوتے ہیں۔ جہاں تک احمدی خواتین کا تعلق ہے ان کے حقوق میں کوئی کم نہیں ہے۔ برلن مسجد کا ڈیزائن ایک احمدی عورت نے کیا ہے۔ اگر عورتیں کام نہیں کرتیں، صرف گھروں میں رہتی ہیں تو پھر یہ کام کس طرح ہو گیا۔ ہماری خواتین بعض جگہ مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

۞...... پردہ کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے اور حکم دیا ہے کہ اپنی عزت کی حفاظت کرو۔ کسی دوسرے کو موقع نہ دو کہ وہ غلط نظر ڈالے۔ تو یہ پردہ عورت کی عزت کی حفاظت کی خاطر ہے۔ خواتین ڈاکٹرز بھی ہیں، ٹیچرز بھی ہیں اور کام کرتی ہیں۔ بہرحال پردہ ایک فاصلہ ہے مرد اور عورت میں۔ پردہ مرد اور عورت کے درمیان ایک فرق، ایک فاصلہ رکھتا ہے۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مرد کو اسلام میں چار تک شادیاں کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ وہ بعض شرائط کے ساتھ ہے کہ ان سب میں عدل کرے گا اور ہر ایک کا حق ادا کرے گا۔ بعض دفعہ مرد کو ایک سے زائد شادیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہے، بانجھ ہے یا کوئی ریلیجئس لیڈر رہے، مذہبی ضرورت ہے کمیونٹی میں پیغام پہنچانا ہے اور بھی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے شادی کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن عورتوں کو حق ہے اگر وہ پہلی بیوی کے ساتھ رہنا نہیں چاہتیں تو علیحدہ ہو جائے اس کا حق ہے۔ اگر کوئی انصاف نہیں کرتا تو پھر کمیونٹی کو حق ہے کہ وہ انصاف دلائے اور اگر کسی کی طرف سے زیادتی ہے تو اس کو روکے۔

۞...... جلسہ قادیان کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ جلسہ تو ہر سال ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف اس سال ہو رہا ہے۔ ایسے جلسے، کنونشن باقی ملکوں میں بھی ہوتے ہیں۔ یوکے میں جولائی میں جلسہ ہوتا ہے اور ساری دنیا سے لوگ وہاں آتے ہیں۔

ان دونوں اخبارات کے ساتھ یہ انٹرویو ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کے ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تصاویر کا پروگرام ہوا۔ خدام کی سیکورٹی گروپس، قافلہ کے ڈرائیور حضرات، صوبہ کیرالہ کے مبلغین اور معلمین اور ڈیوٹی پر متعین ڈاکٹرز حضرات نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے۔

دہلی کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق صوبہ کیرالہ کی جماعتوں کا دورہ مکمل ہونے کے بعد واپس دہلی کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعد ازا قافلہ پولیس ایسکورٹ میں کوچین انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ائرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ائرپورٹ سیکورٹی آفیسر اور کسٹم آفیسر اور امیگریشن سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ائرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام وی آئی پی لاؤنج لے ملحقہ ہال میں ائرپورٹ پر ہی کیا گیا تھا۔ سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ Jet White ائرلائن کی پرواز S2-242 کوچین انٹرنیشنل ائرپورٹ سے ساڑھے آٹھ بجے دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

تین گھنٹے دس منٹ کی پرواز کے بعد گیارہ بج کر چالیس منٹ پر جہاز دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ جہاں کی سیڑھیوں پر سیکورٹی سٹاف اور ائرپورٹ سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Receive کیا اور خوش آمدید کہا۔ ائرپورٹ اتھارٹی نے حضور انور کے لئے ایک سپیشل گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے قریب کھڑی کی تھیں۔ جہاں بعض جماعتی عہدیدار پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ VIP لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد ائرپورٹ سے دہلی مشن ہاؤس ''مسجد بیت الہادی'' کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک بجے رات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس پہنچے۔ جہاں احباب جماعت دہلی مرد و خواتین حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

جامعہ احمدیہ گھانا کی

سولہویں سالانہ تقریب تقسیم انعامات

(رپورٹ: حمید اللہ ظفر - پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ احمدیہ گھانا کو مورخہ 14/دسمبر 2008ء کو اپنی 16ویں سالانہ تقریب انعامات وسندات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر جامعہ احمدیہ کو خوبصورت جھنڈیوں، بینرز اور آرائشی گیٹ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ان 13 ممالک کے جھنڈے بھی لہرائے گئے جن سے تعلق رکھنے والے طلباء جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے سالانہ فنکشن کے لئے اساتذہ کی زیرنگرانی مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے اور مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ تمام اساتذہ اور طلباء نے بہت محنت کے ساتھ اس سالانہ فنکشن کی تیاری کی۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولوی ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج گھانا تھے۔ تقریب کے باقاعدہ آغاز سے قبل مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی جامعہ احمدیہ کی فضا نعرہ تکبیر، اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھی۔

تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے تفصیلاً سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے چند نکات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

اس وقت جامعہ احمدیہ گھانا میں 13 ممالک کے 140 طلباء زیر تعلیم ہیں جنہیں کل 12 مختلف مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ امسال جامعہ احمدیہ سے کل 33 طلباء اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح جنوری 2009ء سے شروع ہونے والے نئے تعلیمی سال کے لئے نئے داخلے مکمل ہو چکے ہیں۔

مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں کامیابی سے جاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے بیچ کے 21 طلباء مکمل قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔ اس پہلے بیچ کے طلباء کو یہ تاریخی اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے خلافت جوبلی کے بابرکت سال میں حفظ مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ گھانا کے دوران حضور انور کے دست مبارک سے سندات حاصل کرنے کا شرف پایا۔ بارک اللہ لھم۔ جنوری 2009ء سے انشاء اللہ دوسرے بیچ کا آغاز ہوگا۔ جس کے لئے بذریعہ انٹرویو طلباء کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔

طلباء کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مجلس علمی وارشاد کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔ اس شعبہ کے تحت دوران سال طلباء کے درمیان سات علمی مقابلے، پانچ کوئز پروگرام بسلسلہ صدسالہ خلافت جوبلی اور دس مختلف مواقع کی مناسبت سے سیمینارز اور جلسے منعقد کئے گئے۔ طلباء کی جسمانی صلاحیتوں کو صیقل کرنے کے لئے شعبہ کھیل ہے جس کے تحت دوران سال کل بائیس اانفرادی واجتماعی ورزشی مقابلے ہوئے۔

صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جامعہ احمدیہ کو ایک عظیم الشان سووینیر تیار کرنے کی سعادت ملی۔ مورخہ 25/اگست تا 5/اکتوبر جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام پہلی نیشنل تعلیم القرآن کلاس کا کامیابی سے انعقاد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے 35 طلباء نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ طلباء جامعہ کو نیشنل شوریٰ اور اجتماع خدام الاحمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی اور اب سال کے آخر پر طلباء اور اساتذہ وقف عارضی کے لئے ملک کی مختلف جماعتوں میں جائیں گے۔

بعدہ مالی سے تعلق رکھنے والے ایک طالبعلم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلوں میں پوزیشن لینے والے طلباء میں بالترتیب مکرم الحاج مولوی محمد یوسف یاؤسن صاحب نائب امیر اول، مکرم الحاج عبدالرحمٰن عینن صاحب نیشنل سیکرٹری جنرل افیئرز۔ مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب ریجنل مشنری ویسٹرن ریجن، مکرم راغب ضیاء الحق صاحب ریجنل مشنری گریٹر اکرا ریجن و پریس مینیجر، ریجنل پریذیڈنٹ ویسٹرن ریجن، ریجنل پریذیڈنٹ ایسٹرن ریجن اور جنرل مینیجر نے انعامات تقسیم کئے۔ بعدہ مہمان خصوصی مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا نے چند خصوصی انعامات تقسیم فرمانے کے بعد کلاسز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا۔

بعد ازاں امسال جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے 33 طلباء کو آپ نے ڈپلومہ سرٹیفیکیٹس عطا کئے۔ ان میں سے 8 کا تعلق گھانا سے، 7 کا سیرالیون، 7 کا بورکینا فاسو، 3 کا ٹوگو، 2 کا مالی، 2 کا آئیوری کوسٹ، 2 کا سینیگال اور ایک کا بینن اور ایک کا تعلق ساؤتومے سے ہے۔ اس کے بعد سپاسنامے پیش کئے گئے اور حافظ کلاس کے ایک طالبعلم نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی سے طلباء سے خطاب کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ پھر مکرم امیر صاحب نے مرکز کی طرف سے جامعہ احمدیہ کو دی جانے والی 33 سیٹر بس اور طلباء کو ٹیلی فون کی سہولت مہیا کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ کیمپس میں گورنمنٹ کی طرف سے لگائے گئے دو پبلک ٹیلیفون بوتھز کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ اور مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس طرح جامعہ احمدیہ کی سالانہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ

اس تقریب میں نیشنل مجلس عاملہ کے چند ارکان، مرکزی مبلغین، ڈاکٹرز، اکرا فوچیف۔ لجنہ اور فارغ التحصیل طلباء کے والدین اور عزیز واقارب سے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ یہ تقریب ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور فارغ التحصیل طلباء کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین ۞۞

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

ہستی باری تعالیٰ کے 7 سائنسی دلائل

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3/مارچ 2007ء میں ہستی باری تعالیٰ کے حوالہ سے ریڈرز ڈائجسٹ میں شائع ہونے والے ایک مضمون کا ترجمہ مکرم محمد ادریس چوھدری صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون میں سائنسی زاویہ سے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں سات دلائل پیش کئے گئے ہیں:

اول: علم الحساب کے غیر مبدل قوانین کی رو سے۔

یہ اتفاق نہیں ہے کہ زمین اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتی ہے۔ اگر یہ رفتار بدل کر فی گھنٹہ یکصد میل ہوجائے تو ہمارے دن رات کا موجود وقفہ دس گنا زیادہ لمبا ہوجائے گا۔ جس کے نتیجے میں لمبے دن کے دوران سورج کی تمازت ہماری سرسبزیوں کو جلا کر راکھ کردے گی اور رات کی لمبائی کے دوران سبزہ زار سردی کی وجہ سے منجمد ہوجائیں گے۔ اسی طرح سورج سے ہماری زمین عین صحیح دوری پر واقع ہے۔ ہم اس وقت سورج سے جو گرمی پاتے ہیں اگر اس کا نصف حصہ بھی ضائع ہوجائے تو ہم برف میں تبدیل ہوجائیں اور اگر سورج کی موجودہ گرمی میں نصف کے برابر حصہ زیادہ ہوجائے تو ہم بھن کر کباب کی مانند ہوجائیں۔

پھر کرہ ارض 23 ڈگری پر جھکا ہوا ہے جس کے نتیجہ میں موسمی تغیر وتبدیل معرض وجود میں آتے ہیں۔ اگر یہ جھکاؤ نہ ہوتا تو سمندر کے آبی بخارات شمال اور جنوب کو منتقل ہوتے ہوئے راستہ میں برفانی تودوں کے انبار چھوڑ جاتے۔ اگر چاند ہم سے اپنی اصل دُوری کی بجائے پچاس ہزار میل دُور ہوتا تو سمندر کی لہریں اتنی بڑی ہوتیں کہ ایک دن میں دو مرتبہ تمام کرہ ارض پر پانی کا عبور ہوتا۔ حتیٰ کہ پہاڑیاں بھی جلد اپنی جگہ سے ہل جاتیں۔ اگر زمین کی بالائی سطح صرف دس فٹ موجودہ حالت سے موٹی ہوتی تو ہمارے لئے آکسیجن کا حصول ناممکن ہوجاتا۔ اگر سمندر اپنی موجودہ گہرائی سے صرف چند فٹ مزید گہرا ہوتا تو کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن ناپید ہوجاتیں۔ اسی طرح اگر ہماری فضا کچھ اور پتلی ہوجاتی تو فضا میں شہاب ثاقب جو ملینز کی تعداد میں روزانہ جلتے ہیں وہ زمین کے مختلف حصوں سے ٹکرا کر جگہ جگہ آگ لگا دیتے۔ پس زمین پر انسانی زندگی اتفاقی حوادث کا نتیجہ نہیں ہے۔

دوم: زندگی ایک معمہ ہے جس کا نہ تو وزن ہے اور نہ ہی کوئی اطراف۔ ہر چند اس میں قوت ضرور پائی جاتی ہے۔ پانی، زمین اور ہوا پر زندگی کی بالادستی ہے اور انہیں مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے اجزاء میں منقسم ہوکر نئے جوڑ توڑ پیدا کریں۔ زندگی ایک سنگ تراش کی طرح ہے جو تمام موجودات کی تشکیل کی وجہ ہے۔ ہر درخت کے پتوں کی منفرد شکل، ہر پھول کا مختلف رنگ، پرندوں کا چہچہانا، کیڑوں مکوڑوں کا دوسروں کی آوازوں کا پہچاننا، زبان کا ذائقہ...... یہ سب زندگی کی موجودگی سے ہے۔ زندگی نے ہی پانی اور کاربالک ایسڈ کو کھانڈ اور لکڑی میں بدل دیا اور ایسے میں آکسیجن کا اخراج بھی ہوا جس نے بقائے زندگی کو ممکن بنا دیا۔

مادہ اولیٰ (Protoplasm) ایک غیر مرئی سا قطرہ ہے جس میں سے دیکھا جاسکتا ہے اور وہ لعاب کی مانند لگتا ہے۔ اس میں حرکت کی قوت پائی جاتی ہے اور وہ سورج سے توانائی حاصل کرتا ہے۔ یہ ایک خلیہ (Cell) کے برابر ہے اور اس میں سے زندگی کا اصل شروع ہوتا ہے۔

سوم: حیوانات میں بھی عقل وشعور کے حیران کُن نشانات ملتے ہیں۔ سامن مچھلی سمندر میں سالہا سال گزارنے کے بعد بھی اپنی سابقہ رہائشگاہ والے دریا میں واپس لوٹ آتی ہے اور دریا کے اسی پہلو میں تیرتی ہے جس میں اُس کی پیدائش ہوئی تھی۔ اگر عمداً اُسے کسی دوسری ندی میں لاکر چھوڑ دیں تو سامن کو فوراً پتہ چل جاتا ہے اور وہ صحیح راستہ کی طرف روانہ ہوجاتی ہے۔

ایک سانپ نما مچھلی EEL جب سن بلوغت کو پاتی ہے تو اپنی رہائش سے نقل مکانی کر جاتی ہے۔ یہ مچھلیاں یورپ سے ہزاروں میل کا سفر کرکے شمالی امریکہ کے جزیرہ برموڈا تک چلی جاتی ہیں جہاں پر کہ سمندر کی گہرائی انتہائی زیادہ ہے۔ وہاں یہ مزید مچھلیوں کو جنم دیتی ہیں اور پھر موت سے ہمکنار ہوجاتی ہیں۔ نوزائیدہ مچھلیاں حیرت انگیز طور پر نہ صرف واپس اس ساحل کو جاپہنچتی ہیں جہاں سے ان کی پیش روآئی تھیں بلکہ اس دریا یا ندی نالہ کو بھی ڈھونڈ نکالتی ہیں جہاں سے ان کی پیش رووٴں نے سفر شروع کیا تھا۔ اگرچہ EEL مچھلی ہر قسم کے پانی میں پائی جاتی ہے لیکن امریکی ساحل کی Eel کبھی بھی یورپ میں نہیں ملتی۔ اسی طرح یورپ کی Eel کو امریکی پانیوں میں پانا ناممکن ہے۔ یہ بات بھی عجیب ہے کہ یورپ کی Eel بہ نسبت امریکی Eel کے ایک سال بعد سن بلوغت کو پہنچتی ہے اور یہ محض اس لئے ہے کہ یورپین Eel کو ایک لمبا سفر درپیش آنے والا ہے۔

ایک قسم کی سیاہ بھِڑ جب ٹڈی دل پر غلبہ پاتی ہے تو زمین میں ایک سوراخ کھود کر ٹڈی دل کو عین صحیح جگہ پر کاٹتی ہے تا کہ وہ مر نہ جائے بلکہ نیم مردہ حالت میں سوراخ میں داخل ہوجائے۔ اس طرح سیاہ بھِڑ اُسے گوشت کے طور پر محفوظ کر لیتی ہے اور پھر انڈے دیتی ہے تا کہ جب بچے پیدا ہوں تو انہیں کھانے کو کچھ مل سکے۔ اس کے بعد مادہ بھِڑ اڑ جاتی ہے اور وہ بچوں کا منہ کبھی بھی دوبارہ نہیں دیکھ پاتی۔ لیکن بچے جب انڈوں سے نکلتے ہیں تو ٹڈی دل سے خوراک حاصل کرتے ہیں۔

چہارم: انسان میں جبلت سے بڑھ کر ایک صفت پائی جاتی ہے جس کا تعلق بحث کے بعد قائل کرسکنے سے ہے۔ کسی بھی جانور میں یہ صلاحیت نہیں پائی جاتی کہ وہ اعداد وشمار میں حساب کرے۔ ہم جو کچھ بھی ہیں وہ محض اس وجہ سے ہے کہ آفاق پر مسلط ذہانت میں سے ہمیں بھی ایک شعلہ عطا کیا گیا ہے۔

پنجم: ڈارون کے وقت میں ہمیں جینز (Genes) کی حیرت انگیزیوں کا علم نہ تھا۔ جینز اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ صرف اعلیٰ قسم کی خوردبین سے ہی نظر آسکتے ہیں۔ جینز اور کروموسومز انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی کے کلید بردار ہیں۔ زندگی کے خواص ان کے ذریعہ سے آئندہ نسل میں منتقل ہوتے ہیں۔ یہ ایک گہری کارسازی اور بہم رسانی کی ایسی مثال ہے جس کا ممکن ہونا صرف ''تخلیقی ذہانت'' کا ہی نتیجہ ہوسکتا ہے۔

ششم: قدرت میں ہمیں ہر چیز متناسب انداز میں ملتی ہے اور غور کیا جائے تو احساس ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے غیر محدود دانش کارفرما ہے۔ کئی سال پہلے آسٹریلیا میں Cactus کے درخت لگائے گئے تا کہ ان کے ذریعہ حد بندی کا کام لیا جائے۔ آسٹریلیا میں ایسے کیڑے مکوڑے نہ پائے جاتے تھے جو Cactus کے لئے ضرررساں ہوں۔ چنانچہ اس درخت کی وافر دستیابی ہونے لگی اور ایک وقت تھا کہ وہاں پر انگلستان کے سارے حدود اربعہ کے برابر سوائے کیکٹس کے کچھ نہ تھا۔ شہر خالی ہونے لگے اور کئی فارم تباہ ہوگئے۔ چنانچہ ماہرین نے ایک ایسا کیڑا ڈھونڈ نکالا جو صرف کیکٹس پر ہی انحصار کرتا تھا اور اِس کیڑے کا کوئی دشمن آسٹریلیا میں موجود نہ تھا۔ چنانچہ آج صرف اس کیڑے کی بدولت آسٹریلیا میں کیکٹس کی پیداوار تناسب سے ہونے لگی ہے۔ اس طرح کے تناسب کے انتظامات قدرت خود مہیا کرتی ہے۔

بعض کیڑے مکوڑے ایسے بھی ہیں جن کی تعداد میں یکدم اضافہ ہونے لگتا ہے۔ لیکن یہ کیڑے زمین پر تسلط اختیار نہیں کرسکتے کیونکہ ایسے کیڑوں میں پھیپھڑے نہیں ہوتے بلکہ سانس لینے کے لئے ایک نلکی ہوتی ہے۔ کیڑے کا جسم تو بڑھتا ہے لیکن اس کے ساتھ نلکی نہیں بڑھتی۔ جسمانی نشوونما میں اس خامی کی وجہ سے ان کے تسلط کے امکانات کم ہوگئے ہیں۔

ہفتم: یہی حقیقت کہ انسان میں یہ صلاحیت ودیعت کی گئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں خیالات کو آماجگاہ پر لاسکتا ہے، ہستی باری تعالیٰ کا ایک اچھوتا ثبوت ہے۔ یہ صلاحیت دنیا میں کسی اور کو نہیں دی گئی۔ اسے ہم بعض دفعہ ''تخیل'' بھی کہتے ہیں۔ صرف ایک انسان ہی اس قابل ہے کہ وہ غیر مرئی اشیاء کا ثبوت مہیا کرے۔ یہی انسانی تخیّل روحانی حقائق کی نشاندہی کرتا ہے اور اس عظیم صداقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہر جگہ موجود ہے اور اس کی قربت جب ہمارے قریب ترین ہوتی ہے تو ہمارا دل اسے اپنے اندر آباد کرلیتا ہے!۔

محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب منڈاشی

ہفت روزہ ''بدر'' 22/فروری 2007ء میں مکرم عنایت اللہ منڈاشی صاحب نے اپنے والد محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب منڈاشی کا مختصر ذکرخیر کیا ہے۔ جن کی وفات 3/جنوری 2007ء کو قادیان میں 95 سال کی عمر میں ہوئی۔

محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب منڈاشی بھدرواہ ضلع ڈوڈہ (کشمیر) میں پیدا ہوئے۔ قریباً 1940ء میں جب حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحبؓ (سبز پگڑی والے) نے بھدرواہ آکر احمدیت کا پیغام پہنچایا تو ابتدائی بیعت کی سعادت پانے والے پانچ افراد میں آپ بھی شامل تھے۔ دینی رجحان آپ میں پہلے سے تھا، احمدی ہوئے تو جملہ ارکان اسلام کے ساتھ تہجد کے بھی پابند ہوگئے۔ نواحمدیوں کی شدید مخالفت ہوئی، اذیتیں دی گئیں اور بائیکاٹ بھی کیا گیا۔ ابتدائی احمدیوں کا صبر پھل لایا اور آج بھدرواہ میں احمدیہ مسجد بھی ہے اور جماعت ڈیڑھ صد سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔

محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ نیک نامی کے ساتھ تجارت سے وابستہ رہے۔ آپ گو پانچویں جماعت تک ہی پڑھ پائے تھے لیکن مطالعہ کا شوق تھا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور سلسلہ کا لٹریچر زیرمطالعہ رہتا۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ روزانہ نماز فجر کے بعد بلند آواز سے تلاوت کرتے۔ جلسہ سالانہ پر باقاعدگی حاضر ہوتے۔ اپنی دو بیٹیوں کی شادیاں واقفین زندگی سے کیں اور بیٹے (مضمون نگار) کو بھی مبلغ بنوایا۔ قادیان میں زمین خرید کر اپنی اولاد میں تقسیم کی تا کہ اُن کا قادیان سے مستقل تعلق قائم ہوجائے۔ آپ نہایت سادہ مزاج، کم گو، غریب پرور اور معاملہ فہم انسان تھے۔

1985ء میں ہجرت کرکے قادیان آگئے۔ عمر کے آخری حصہ میں کچھ بیماریوں نے آپ کو گھیر لیا اور ٹانگوں میں اتنی کمزوری آگئی کہ کھڑے ہونے یا چلنے کے لئے سہارا لینا پڑتا۔ 2005ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو کمزوری کے سبب چل نہیں پاتے تھے۔ اس پر سیدنا حضور انور نے کمال شفقت سے خود اُٹھ کر آگے تشریف لاکر آپ کو سہارا دیا اور گلے سے لگایا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/جولائی 2007ء میں ''خلافت'' کے عنوان سے و۔ق۔ن کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اے خدا تیری عنایات و کرم کا کیا شمار
تیرے فضل و رحم کی چھاؤں میں ہم چلتے رہے

کی عطا تُو نے خلافت کی ہمیں نعمت عظیم
دجل کے حملوں میں جس کی ڈھال سے بچتے رہے

قدرتِ ثانی کی برکت سے ترے در کے فقیر
دشمنی کی آندھیوں میں پھولتے پھلتے رہے

پا لیا منزل کو ان لوگوں نے عہدِ ہجر میں
جو خلافت کی رِدا تھامے ہوئے چلتے رہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

30th January 2009 – 5th February 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 30th January 2009

00:05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:15 Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare various dishes.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th December 1996.
02:45 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 16th June 1998.
05:05 Moshaairah: an evening of poetry
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 21st April 2007.
08:20 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 35.
08:45 Siraikee Service: a discussion in Siraikee on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:25 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 7th July 1995.
10:30 Indonesian Service
11:30 Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion on the life and character of the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:05 Tilawat & MTA News
13:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh Mosque, London.
14:20 Dars-e-Hadith
14:35 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05 Friday Sermon [R]
17:15 Ahmadiyyat in Indonesia: a variety of interviews with various members of Jamat Ahmadiyya Indonesia.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. Recorded on 5th December 2008.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
22:20 Attributes of Allah: a discussion programme on the attribute 'Al-Aziz' – the Mighty.
22:55 Urdu Mulaqa'at: recorded on 7th July 1995. [R]

Saturday 31st January 2009

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:20 Le Francais C'est Facile: lesson no. 35.
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th December 1996.
03:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 30th January 2009.
04:25 Kuch Yaadein Kuch Baatein: An interview with Malik Abdul Rasheed about his spiritual journey to Islam.
05:25 Attributes of Allah
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 21st April 2007.
08:15 Seerat Sahabiyat: a look at the life of Hadhrat Zainab Bibi Sahiba.
09:00 Friday Sermon
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
11:35 Attractions of Australia: programme featuring a visit to a Reptile Park.
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: a variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:00 Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor, recorded on 10th January 2009.
16:15 An evening with Ismatullah: an evening of poetry with Muhammad Ismatullah.
17:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 14th April 1984.
17:45 Seerat Sahabiyat [R]
18:30 Arabic Service: an Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
22:15 Seerat Sahabiyat [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 1st February 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th December 1996.
02:35 Seerat Sahabiyat
03:15 Friday Sermon
04:15 An Evening with Ismatullah
05:05 Question and Answer Session: recorded on 14th April 1984.
05:40 Attractions of Australia
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 13th December 2008.
08:15 Food for Thought: a talk hosted by Dr Mohyuddin Mirza on various religious issues.
08:40 Learning Arabic: lesson no. 3.
09:00 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 6th February 2004.
12:05 Tilawat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad 30th January 2009.
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor, recorded on 13th December 2008.
16:15 Food for Thought [R]
16:40 Learning Arabic: lesson no. 3
16:55 MTA Travel: a visit to Cairo, including a history of Islam's origins in Egypt.
17:15 Friday Sermon recorded on 6th February 2004.
18:30 Arabic Service
20:25 MTA International News
21:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:05 Huzoor's Tours [R]

Monday 2nd February 2009

00:05 Tilawat & MTA News
01:05 Food for Thought
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 31st December 1996.
02:40 Friday Sermon
04:10 MTA Travel
04:30 Question and Answer Session: recorded on 28th June 1996.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor recorded on 14th December 2008.
08:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 21
08:35 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 25th January 1999.
09:35 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 12th December 2008.
10:25 Spotlight: an address delivered by Maulana Inyatullah on the topic of 'Islamic Worship'.
11:00 Medical Matters: a health programme.
12:00 Tilawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon
14:55 Spotlight [R]
15:40 Medical Matters
16:10 Children's Class [R]
17:15 French Mulaqa'at
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:30 MTA International News
21:05 Children's Class [R]`
22:10 Friday Sermon [R]
23:10 Spotlight [R]

Tuesday 3rd February 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 21
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
03:30 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 25th January 1999.
04:35 Medical Matters: A health programme
05:10 Spotlight: an address delivered by Maulana Inyatullah on the topic of 'Islamic Worship'.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Children's class with Huzoor, recorded on 18th January 2009.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th April 1998.
09:30 Roehampton University: a programme documenting Huzoor's lecture at Roehampton university on the topic of 'Islam, a Religion of Peace'.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana USA 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 21st June 2008.
15:00 Children's Class [R]
16:15 Question and Answer Session
17:20 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 30th January 2009.
20:30 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:15 Jalsa Salana USA 2008 [R]
23:10 Roehampton University Lecture [R]

Wednesday 4th February 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05 Learning Arabic: lesson no. 26.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th January 1997.
02:35 Question and Answer Session: recorded on 5th April 1998.
03:50 Children's Class with Huzoor, recorded on 18th January 2009.
05:05 Jalsa Salana USA 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 21st June 2008.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 21st December 2008.
08:05 Hadhrat Khalifatul Masih I (ra): an Urdu discussion programme on the life of Hadhrat Maulana Hakeem Nooruddin (ra).
09:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th April 1998. Part 1.
10:00 Indonesian Service
10:55 Swahili Muzakarah
12:00 Tilawat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th July 1984.
14:55 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Dr Iftikhar Ayaz on the topic of 'the role of Mosques in the progression of Islam'. Recorded on 1st August 1999.
15:40 Attractions of Australia
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
17:05 Question and Answer Session [R]
17:45 Hadhrat Khalifatul Masih I (ra) [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th January 1997.
20:45 MTA International News
21:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:15 Jalsa Salana Speeches [R]
23:00 From the Archives [R]

Thursday 5th February 2009

00:00 Tilawat & MTA News Review
00:55 Hamaari Kaenaat: a series of programmes about the Universe.
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th January 1997.
02:30 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:50 Attractions of Australia
04:25 Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)
05:30 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 27th December 2008.
08:10 English Mulaqa'at: Recorded on 23rd April 1994.
09:15 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:05 Indonesian Service
11:00 Pushto Service
11:35 Al Maaidah
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: Bengali translation of Friday sermon delivered on 30/01/2009.
14:00 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 17/06/1998.
15:05 Huzoor's Tours [R]
15:50 English Mulaqa'at: Rec. on 23/04/1994. [R]
17:05 An Evening with Ismatullah
18:05 Al Maaidah [R]
18:30 Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35 MTA International News
21:10 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 17/06/1998 [R]
22:15 Al Maaidah [R]
22:45 Bustan-e-Waqfe Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 23 January , 2009 | Issue No. 04

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

مسلم معاشرہ کا جنازہ فرقہ پرست مُلّاؤں کے کندھے پر

انڈیا کے ایک مسلمان دانشور الحاج معین الدین احمد صاحب کا فکرانگیز تجزیہ:

’’تاریخی اسناد اس بات کی گواہ ہیں کہ مغل دور کے کئی علماء نے رشوت اور حرام کی کمائی کے ذریعہ کثیر دولت جمع کر لی تھی۔عبدالرحمٰن کی کتاب میں جس کا ذکر اوپر آچکا ہے ایسے علماء کی ایک فہرست موجود ہے۔ دربار اکبری کے اسلامی عقیدہ کے عظیم رہنما مولانا عبداللہ سلطان پوری کا جب انتقال ہوا تو ان کے ذاتی خزانے میں تین کروڑ کی رقم پائی گئی (مغلیہ دور کے تین کروڑ موجودہ کرنسی کے تین سو کروڑ یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں)۔

دوسری اور مثالیں بھی دی جاسکتی ہیں۔اکبری دربار کے صدر مفتی مولانا میر عبدالحئی نہ صرف ایک بَلا نوش شرابی تھے بلکہ عیش ونشاط میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اورنگ زیب کے عہد کے قاضی القضات گجرات قاضی عبدالوہاب نے اتنی دولت جمع کر لی تھی کہ ان کے زمانے کے چند بڑے دولت مند بھی ان سے حسد کرتے تھے۔ایک موقع پر دوران سفر ایک شاہراہ پر ان کے تین لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ان کے انتقال کے بعد ان کے شخصی خزانے میں 8لاکھ روپے پائے گئے جو ان کے چار بیٹوں میں تقسیم ہوئے۔

انگریزوں نے ہندوستان میں فرقہ واریت کے بیج بوئے جس کا پھل احیا پرستی، بنیاد پرستی اور تنگ نظری کی صورت میں ہمارے ملک کے تمام فرقے ہندو، مسلم اور سکھ پا رہے ہیں۔سیکولر ذہن کے افراد کی بہ نسبت ان لوگوں کے دل و دماغ بدی اور بُرائی سے زیادہ متأثر رہے جو اپنے آپ کو مذہبی رہنما کی صورت میں نجات دہندہ ظاہر کرتے ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے نام نہاد مذہبی رہنماؤں کے مقابلہ میں مسلم مذہبی رہنما اس ادعا کی بنیاد پر بداعمالیوں میں زیادہ ملوث ہیں کہ اسلام میں مذہب اور سیاست کو علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔

علماء اگرچہ یہ ظاہر کرنے کا بہانہ کرتے ہیں کہ اسلام کی بقاء کے لئے فرقہ واریت میں ملوث ہونا ضروری ہے لیکن ان کا اصل مقصد ذاتی طور پر مالی منفعت، سماجی وقار اور دولت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ان کے حلال کی کمائی کی سطح سیکولر ذہن کے افراد کی آمدنی کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے۔اس لئے علماء کو آسمان سے باتیں کرتی مہنگائی کے پُرآشوب زمانے میں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ایمانداری اور خوش اخلاقی کے معیار سے اتنا نیچے اُتر آتے ہیں کہ مسلم معاشرہ کی صحیح رہنمائی کرنے کے اہل نہیں رہتے۔قرون وسطیٰ میں بھی یہی صورت حال تھی۔ چنانچہ امام غزالی ور حافظ ابن تیمیہ جیسے عالم فاضل شخصیتوں نے بھی اپنے ہمعصر خود پرست علماء کے خلاف مذمت کا اظہار کیا ہے۔ ان کے دانشمندانہ مشاہدات وتنقیدات بیسوی صدی کے علماء پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔

موجودہ دور کے علماء فرقہ پرست،تنگ نظر اور رجعت پسند ناموں سے موسوم اور بدنام ہیں۔جس پر کسی حد تک تاریخی عناصر بھی اثر انداز ہیں۔آخری تاجدار بہادر شاہ کی جلاوطنی نے مسلم قائدین کے ذہنوں میں یہ بات بٹھادی تھی کہ مسلم اقتدار بھی ہاتھ سے نکل جانے کے بعد غیر مسلم حکومت میں اسلامی ایمان وعقیدہ کی سلامتی خطرہ میں پڑسکتی ہے۔چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر ہندوستان کے علماء نے اسلامی تعلیمات کے ذریعہ ایمان کی شمع کو روشن رکھنے کے لئے مختلف مقامات دیوبند، رائے بریلی میں مذہبی درسگاہوں کی بنیاد رکھی۔ غیر مسلم حکمرانوں سے شدید نفرت کی بنا پر انہوں نے مسلمانوں کو انگریزوں کی ہر چیز یعنی کلچر،تہذیب اور زبان سے الگ رکھا۔اس طریقہ کار میں علماء غیر شعوری طور پر تقلید، رجعت پرستی اور دقانوسیت پر کاربند ہوتے ہوئے ماقبل اسلام کے نزاعی طریقوں کی طرف لوٹ گئے۔ اس موقع پر دُور اندیش سرسید احمد خان نے انگریزی تعلیم کے لئے علی گڑھ کالج قائم کر کے اس رجعت پسندانہ اقدام کا ازالہ کیا۔لیکن درسگاہوں کی مشرقی تعلیم پھر بھی سال بہ سال چند دینی معلمین کے ساتھ مُلّاؤں اور گمراہ علماء کی ٹکڑیاں پیدا کرتی گئیں۔ جو بالآخر اسلامی معاشرہ کے لئے لعنت ثابت ہوئیں۔

درسگاہوں کے فارغ التحصیل یہ علماء جن کی معاشی ومالی حالت کا کوئی مستقل و مستحکم سہارا نہ تھا اپنی غیر یقینی روزگار کی کمی کو پورا کرنے کے لئے یا تو پیشہ مدرسی اور وعظ کا مشغلہ اختیار کرتے یا سیاست میں حصہ لیتے اور دیہات کے خاندانی جھگڑوں میں خود کو شامل کر لیا کرتے تھے۔ مذہبی رسوم ورواج اور عقائد میں نئی نئی باتوں کے اختراع وایجاد کے سبب دیہاتوں کے مختلف فرقوں اور طبقوں کے درمیان تصادم کا سبب بنتے۔ ملک کے معاشی اور سیاسی انتشار نے بھی انہیں موقع پرست بننے میں مدد دی۔جس کی وجہ سے وہ اور بھی تنگ نظر اور دقیانوسی ہو کر ہندوؤں کی مذہبی احیاء پرستی اور ان کی تنگ نظری کو چیلنج کرنے لگے۔

علمائے فاسق نے جو بدخدمتی کی ہے ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ گن کر بتانا مشکل ہے۔موجودہ صدی کی آٹھویں دہائی میں بالاسور ضلع اڑیسہ کے ایک رہنما عالم نے جو بمبئی اور الہ آباد کے اپنے سینکڑوں مریدوں میں بڑے احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں، مکّہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ وہاں انہوں نے وہاں کی صلوٰۃ کو غیر اسلامی ٹھہرایا۔نتیجتاً سعودی عرب نے انہیں سخت جسمانی سزا دی۔حال ہی میں (1987ء) علمائے لکھنؤ میں سے ایک باشخصیت (نقل بمطابق اصل) عالم سعودی عربیہ گئے اور وہاں انہوں نے سعودیوں، نجدیوں اور وہابیوں کو کافر قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔حکومت نے انہیں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔خود ہندوستان میں علمائے فاسق مذہب وسیاست کے ملے جلے تصورات کو تنگ نظری اور غیر اسلامی ٹھہرا رہے ہیں اور اس طرح مسلم عوام میں الجھنیں پیدا کرنے اور غلط فہمیاں پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں۔

ہندوستان کے اکثر علماء اور کچھ ’’اہل شریعت‘‘ کی خانگی زندگیاں شادی اور طلاق کے معاملہ میں جھوٹ اور فریب سے داغدار ہیں۔بہت سے علماء ایسے بھی ہیں جو چوری چھپے مالی امداد اور عطیے وصول کرتے ہیں اور ان کا کوئی حساب کتاب نہیں رکھتے۔بہت سے علماء فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث ہوئے اور گرفتار کر کے جیل بھیج دئے گئے۔ اندرا گاندھی کے دَور ایمرجنسی میں جماعت اسلامی کی پوری تنظیم کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔اور ان کے علماء کو جیل کی سزا ہوئی۔ اسلامی معاشرہ جن دنوں سیاسی، معاشی اور تعلیمی محرومیوں کے ہجوم میں گھرا ہوا تھا تو ایسے وقت بھی علماء نے معاشرہ کے بنیادی شکایات پر کوئی توجہ نہ دی اور غیر اہم فروعی مسائل میں الجھے رہے۔ مثال کے طور پر شاہ بانو کیس میں سپریم کورٹ کے خلاف اپنی ساری توانائیاں لگادیں۔ یہ غیر دانشمندانہ جرأت صرف اس لئے دکھائی گئی کہ اس سے کچھ سیاسی فوائد حاصل ہوں۔ مذہبی معاملہ میں ان کا یہ کردار ایک جھوٹا مظاہرہ تھا کیونکہ یہ سوجھ بوجھ اور سچائی سے عاری تھا۔

اب وہ زمانہ کہاں جب بلند قامت شخصیت کے حامل مذہبیات اور سائنسی امور پر مکمل دستگاہ رکھنے والے علماء اسلام کی خدمت کے لئے پیدا ہوتے تھے۔ جو صدی بہ صدی بحیثیت فقیہہ، اہل دین، سائنٹسٹ، حکیم، ریاضی دان اور مجدد اپنے ناقابل فراموش خدمات چھوڑ گئے۔ انہوں نے بڑی بےجگری اور مستقل مزاجی سے کام لیتے ہوئے کفروالحاد، بدعت اور دین کی بےحرمتی کرنے والوں کو نیست ونابود کردیا۔مسلم عوام کو قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح راستہ پر لگایا۔لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ علماء کا ایک ہجوم، غیر مروج، متروک تعلیم، گمراہ عقیدہ اور خودغرضانہ مقاصد کے ساتھ ملک کو اپنے حلقہ میں لئے ہوئے ہے۔ مذہب کے میدان میں سیکولر علوم کے ساتھ یہ ناپسندیدہ مداخلت کار نہ صرف قرآن وحدیث کے احکام، بزرگان دین کی تعلیمات اور امام غزالی وابن تیمیہ جیسے مجددین اسلام سے تجاہل عارفانہ برت رہے ہیں بلکہ اسلام کی حقیقی طاقت کو ختم کرنے، مسلم معاشرہ کو مذہبی پستی، اخلاقی گراوٹ تک لانے کے راست طور پر ذمہ دار بھی ہیں۔

ممتاز متبحر عالم اور مذہبی رہنما شاہ ولی اللہ دہلوی (1703ء۔1763ء) جن کی تعلیم مکّہ میں ہوئی تھی اور نقشبندی سلسلہ کے مشہور صوفی ہیں، اپنی کتاب ’’تفہیمات الٰہیہ‘‘ میں عظیم روحانی پیشواؤں کے جانشینوں کی حیثیت سے علماء نے جو رول ادا کیا ہے اس کا اظہار سخت ناپسندیدگی کے ساتھ کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

’’مَیں روحانی پیشواؤں کی اولاد سے سوال کرتا ہوں جنہوں نے اپنی نااہلیت کے باوجود آبا واجداد کی گدیوں پر قبضہ کر رکھا ہے؟ تم نے مذہب کو اپنے توہمات و تعصّبات کا کھیل کیوں بنا رکھا ہے؟ تم نے اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے زندگی کے راستوں سے کیوں انحراف کر لیا ہے؟ تم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو مرجع خلائق بنا رکھا ہے۔تم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو صراط مستقیم پر گامزن اور مہدی سمجھتا ہے جب کہ تم خود گمراہ ہو کر دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہو۔ ہم ان لوگوں کے طور طریقے اور ان کے میلانات کو قبول نہیں کر سکتے جو محض دنیوی مفادات کے لئے اپنے معتقدین کی فہرست میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔اور ان لوگوں کو بھی جو محض دنیوی خواہشات کی تکمیل کے لئے علم حاصل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جو لوگوں کو محض اپنی حرص وہوس کی تکمیل کے لئے بلاتے ہیں۔ درحقیقت یہ سب لٹیرے، فریبی اور دروغ گو ہیں جنہوں نے خود دھوکہ کھایا ہے اور دوسرے کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔

(’’علماء‘‘ ازالحاج معین الدین احمد۔مترجم جناب علی احمد جلیلی ایم اے عثمانیہ۔صفحہ 91تا 94۔ اسلامک بک سینٹر 1790 کلاں محل دریاگنج۔ نئی دہلی۔انڈیا۔سن اشاعت 1990ء)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔آمین

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد